تزکرہ امامِ اعظم

کاوش: حافظ محمد ضیاء الزمان

جامعہ شیخ الاسلام تعلیم القرآن والحدیث

0300 6661755

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فرمان الٰہی

انا العلیم و یحب العالم

میں علیم ہوں اور اہل علم سے محبت کرتا ہوں

فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم

النظر الی العالم عبادۃ

عالم دین کے چہرہ کو دیکھنا عبادت ہے

(زماں)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ اللہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

اے پناہِ جہاں سلامٌ علیک — تکیۂ بیکساں سلامٌ علیک

منزلِ تو مقامِ اَوْ اَدْنٰی — گردِ راہ کہکشاں سلامٌ علیک

اے نسیمِ سحر زمورِ حقیر — با سُلیماں رساں سلامٌ علیک

من فتادہ بخاکِ کوئے تو اَم — خُذْ یَدِیْ اے جواں سلامٌ علیک

لُطف فرما کہ ما شکستہ تریم — لُطف ثنایانِ شاں سلامٌ علیک

برہمہ آلِ پاک و اصحابش — فخر ہر دم بخواں سلامٌ علیک

ارمغانِ عقیدت از حضرت صاحبزادہ غلام فخر الدین مدظلہ العالی

سیال شریف

سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نحمده ونصلی ونسلم علی رسوله الكريم

امابعد

فاعوذبالله من الشيطن الرجيم

بسم الله الرحمن الرحيم

والسبقون الاولون من المهاهرين والانصار والذين اتبعو هم

باحسان رضی الله عنهم ورضواعنه

عقیدت و محبت سے درود پاک

الصلوٰة والسلام علیک یاسیدی یا رسول الله

وعلى الک واصحابک یاسیدی یا حبیب الله

سراج تو ہے بغیر تیرے سمجھتا ہے جو حدیث و قرآں

پھرے بھٹکتا نہ پائے رستہ امام اعظم ابوحنیفہ

محترم ومعزز سامعین کرام! آج میں آپ کے سامنے اس عظیم المرتبت رفیع الدرجت ہستی کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جسے تمام عالم اسلام نے امامِ اعظم تسلیم کیا ہے۔ جو فرمان رسالت کا مصداق اور سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ کی دعا کا ثمر ہے۔ جو ہستی تابعین کی سردار اور تمام اولیاء کرام کی فقہی امام ہے۔ میری مراد امام الائمہ کاشف الغمہ سراج الامہ امام عالی مقام حضرت سیدنا نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ المعروف امامِ اعظم ابوحنیفہ ہیں۔

☆ اکثر اولیاء اللہ حنفی ہیں

امت محمدیہ کے بڑے بڑے اولیاء اللہ' غوث' قطب' ابدال' اوتاد حضرت امام

اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے دامنِ اقدس سے وابستہ ہیں اور آپ ہی کے مقلد ہیں اور یہ سب مقلدین اولیاء اللہ ہیں کوئی ولی غیر مقلد نہیں اور جس قدر اولیائے کرام مذہب حنیفہ میں ہیں دوسرے مذاہب میں شافعی، حنبلی اور مالکی وغیرہ میں نہیں۔

محترم سامعین کرام!

☆ حضرت ابراہیم بن ادھم رحمتہ اللہ علیہ کون ہیں؟ حنفی

☆ حضرت شفیق بلخی رحمتہ اللہ علیہ کون ہیں؟ حنفی

☆ حضرت خواجہ معروف کرخی رحمتہ اللہ علیہ کون ہیں؟ حنفی

☆ حضرت فضیل بن عیاض خراسانی رحمتہ اللہ علیہ کون ہیں؟ حنفی

☆ حضرت داؤد ابن نصر رحمتہ اللہ علیہ کون ہیں؟ حنفی

☆ حضرت عبداللہ ابن مبارک رضی اللہ عنہ کون ہیں؟ حنفی

☆ حضرت ابوالحسن خرقانی رحمتہ اللہ علیہ کون ہیں؟ حنفی

☆ حضرت خواجہ معین الدین اجمیری رحمتہ اللہ علیہ کون ہیں؟ حنفی

☆ حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ کون ہیں؟ حنفی

☆ حضرت سیدنا داتا علی ہجویری رحمتہ اللہ علیہ کون ہیں؟ حنفی

☆ حضرت نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ علیہ کون ہیں؟ حنفی

☆ حضرت خواجہ شاہ سلیمان تونسوی رحمتہ اللہ علیہ کون ہیں؟ حنفی

☆ حضرت خواجہ شمس العارفین رحمتہ اللہ علیہ کون ہیں؟ حنفی

☆ حضرت خواجہ ضیاء الدین سیالوی رحمتہ اللہ علیہ کون ہیں؟ حنفی

☆ حضرت خواجہ محمد دین سیالوی رحمتہ اللہ علیہ کون ہیں؟ حنفی

☆ حضرت خواجہ محمد قمر الدین سیالوی رحمتہ اللہ علیہ کون ہیں؟ حنفی

☆ حضرت پیر سید مہر علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ کون ہیں؟ حنفی

☆ حضرت مولانا سردار احمد محدث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کون ہیں؟ حنفی

اکثر علماء کرام اولیاء عظام' امام اعظم رضی اللہ عنہ کے خوانِ فقہ سے خوشہ چیں ہیں بلکہ مفکرین کے سلسلہ تحقیق کے مطابق انسائیکلو پیڈیا آف اسلام کے مطابق دنیا بھر کے مکتب فکر کی تعداد کچھ یوں ہے۔

☆ زیدیہ مکتبہ فکر کی تعداد تقریباً تیس (30) لاکھ ہے۔

☆ اثناعشریہ مکتبہ فکر کی تعداد تقریباً ایک کروڑ پینتیس لاکھ ہے۔

☆ اہل سنت والجماعت کی تعداد کچھ یوں ہے۔

☆ امام احمد رحمتہ اللہ علیہ کے مقلدین کی تعداد تقریباً تیس لاکھ ہے۔

☆ امام مالک رحمتہ اللہ علیہ کے مقلدین کی تعداد تقریباً چار کروڑ ہے۔

☆ امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ کے مقلدین کی تعداد تقریباً دس کروڑ ہے۔

☆ امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے مقلدین کی تعداد تقریباً چونتیس کروڑ ہے۔

☆ اس طرح عالم اسلام کا سوادِ اعظم امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ کی تحقیقات پر اعتماد کرتا ہے اور ان کی پیروری پر اعتماد وفکر کرتا ہے۔ جس کو تفصیل سے سمجھیں گے انشاء اللہ۔

☆ امام اعظم رضی اللہ عنہ نے شہروں اور شہریوں کو زینت بخشی۔

☆ امام اعظم رضی اللہ عنہ نے قرآن وحدیث سے استنباط کر کے علم کو رونق بخشی۔

☆ امام اعظم رضی اللہ عنہ نے امت محبوب ﷺ کے علماء کو زینت بخشی۔

☆ امام اعظم رضی اللہ عنہ نے روئے زمین کے مسلمانوں پر احسان فرمایا۔

☆ امام اعظم رضی اللہ عنہ نے مسائل کو آسان لفظوں میں بیان فرمایا۔

☆ امام اعظم رضی اللہ عنہ نے مشکل سے مشکل مسائل کو حل فرمایا۔

☆ امام اعظم رضی اللہ عنہ نے دین محبوب ﷺ سمجھایا۔

☆ امام اعظم رضی اللہ عنہ نے تدوین فقہ کو نکتہ کمال تک پہنچایا۔

☆ مذہب حنفی پر اجماع المسلمین ہے۔

☆ مذہب حنفی بزرگان دین اور اولیاء کاملین' علماء راسخین کا مذہب ہے۔

☆ مذہب حنفی سب سے اعلیٰ ہے۔

☆ مذہب حنفی شفاعت محبوب ﷺ کا ذریعہ ہے۔

☆ مذہب حنفی محبوب دو جہاں ﷺ کا پسندیدہ ہے۔

☆ مذہب حنفی اللہ قادر و کریم کا پسندیدہ ہے۔

☆ مذہب حنفی دارم ملت حضرت خلیل۔

امامِ اعظم رضی اللہ عنہ اکابرین امت کی نظر میں

☆ جب امام اعظم رضی اللہ عنہ' امام مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو امام مالک رضی اللہ عنہ نے امام اعظم رضی اللہ عنہ کی بہت زیادہ تکریم و تعظیم کی اور جب امام اعظم رضی اللہ عنہ واپس ہوئے تو امام مالک رضی اللہ عنہ نے حاضرین سے فرمایا۔ جانتے ہو یہ کون تھے۔ حاضرین نے عرض کی ہم نہیں جانتے ۔تو امام مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ یہ ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تھے نیز فرمایا یہ ایسے ہیں کہ اگر یہ اس ستون کے متعلق فرمادیں کہ یہ ستون سونے کا ہے تو وہ دلیل سے اس کو ثابت کردیں (الخیرات الحسان)۔

☆ امام شافعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جملہ فقہا کرام امام اعظم ابوحنیفہ کی معنوی اولاد ہیں نیز فرمایا کہ میں نے امام اعظم ابوحنیفہ سے بڑا فقیہ کسی کو نہیں دیکھا (الخیرات الحسان)۔

نیز امام شافعی نے فرمایا میں امام ابوحنیفہ سے برکت حاصل کرتا ہوں نیز فرمایا کہ

جب کبھی مجھے کوئی حاجت پیش آتی ہے تو میں امام ابوحنیفہ کی قبر مبارک کے پاس دو رکعت نماز ادا کر کے اللہ تعالیٰ کی جناب میں دعا کرتا ہوں تو وہ دعا جلدی قبول ہو جاتی ہے (درمختار، روالمختار)۔

☆ امام ابن عینیہ نے فرمایا کہ میری آنکھ نے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ جیسا کسی کو نہیں دیکھا۔

☆ امام الاولیاء سید علی ہجویری داتا گنج بخش قدس سرہ نے فرمایا امام ابوحنیفہ اماموں کے امام، خلقِ خدا کے پیشوا اور فقہا کے لئے باعثِ شرف اور علماء کے لئے باعث عزت واحترام تھے (کشف المحجوب)۔

☆ امام ابن حجر مکی نے بعض زاہدوں کا قول نقل فرمایا کہ سب مسلمانوں اور مومنوں پر واجب ہے کہ نماز کے بعد امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے لئے دعائے خیر کریں نیز فرمایا کہ جو گمراہی اور جہالت کی گہرائیوں سے باہر نکلنا چاہے اسے چاہئے کہ وہ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی کتابوں کا مطالعہ کرے۔

مسعر بن قدامہ نے فرمایا کہ جو کوئی امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کو اللہ کریم کے دربار میں وسیلہ بنائے میں امید رکھتا ہوں کہ اسے کچھ خوف نہ ہو۔

☆ حافظ عبدالعزیز بن ابی رداد نے فرمایا جو شخص امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ محبت رکھے وہ اہلسنت و جماعت سے ہے اور جو کوئی اس امام اعظم کے ساتھ عداوت رکھے وہ بد مذہب ہے وہ اہلسنت و جماعت کے گروہ سے خارج ہے (الخیرات الحسان)۔

☆ خواجہ داؤد طائی جب بھی امام اعظم ابوحنیفہ کا ذکر کرتے، فرماتے کہ امام ابوحنیفہ ایک درخشندہ ستارہ ہے کہ اندھیری رات میں چلنے والا ان سے راستہ حاصل کرتا ہے (الخیرات الحسان)۔

☆ کسی امام سے لوگوں نے پوچھا کہ ہر خاص و عام امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی توصیف وتعریف کرتا ہے اس کی کیا وجہ ہے۔ فرمایا اس کی وجہ یہ ہے کہ دوسروں کا مرتبہ امام ابوحنیفہ جیسا مرتبہ نہیں۔ نیز یہ کہ جس قدر مخلوق خدا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے علم سے مستفیض ہوتی ہیں دوسروں کے علم سے مستفیض نہیں ہوتی۔ نیز فرمایا کہ میں اکثر طور امام ابوحنیفہ کا ذکر اس لئے کرتا ہوں تا کہ خلق خدا امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ محبت کرے اور اس امام اعظم کے لیئے دعا کریں۔

☆ ازہر بن کیسان نے فرمایا کہ میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے خوش اعتقاد نہ تھا ایک دن میں سرور دوعالم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار سے مشرف ہوا اور حبیب خدا ﷺ کے پیچھے سیدنا ابوبکر صدیق وسیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہم بیٹھے ہیں۔ میں نے ان دونوں حضرات سے عرض کیا کہ میں سید دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ عرض کرسکتا ہوں دونوں نے فرمایا۔ ہاں پوچھو مگر پست آواز سے تو میں نے اس فخر آدم و بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ابوحنیفہ کا علم کیسا ہے تو شاہ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوحنیفہ کا علم حضری علم ہے (الخیرات الحسان)۔

☆ ابومعافی فضل بن خالد سے مروی ہے کہ میں خواب میں محبوب دوجہاں ﷺ کے دیدار سے مشرف ہوا تو میں نے دربار نبوت میں عرض پیش کی کہ یارسول اللہ ابوحنیفہ کے علم کے متعلق کیا ارشاد ہے۔ فرمایا ابوحنیفہ کا وہ علم ہے جس کی لوگوں کو ضرورت ہے (الخیرات الحسان)۔

☆ مسدد بن عبدالرحمان بصری رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا میں مکہ مکرمہ میں تھا اور میں وہاں سوگیا۔ فجر کا وقت تھا۔ اچانک میں دیدار مصطفیٰ ﷺ سے مشرف ہوا تو میں نے دربار رسالت میں عرض کی۔ یارسول اللہ ﷺ آپ کا اس شخص کے بارے

میں کیا ارشاد ہے جو کہ کوفہ میں ظاہر ہوا ہے اس کا نام نعمان بن ثابت ہے۔ کیا میں اس سے علم حاصل کروں یا نہ۔ یہ سن کر آقائے دو جہاں ﷺ نے فرمایا ہاں اس سے علم حاصل کر اور اس پر عمل بھی کر۔ وہ نعمان بن ثابت بہترین آدمی ہے۔ پھر میں نے دیکھا کہ میں کھڑا ہو کر لوگوں کو امام اعظم ابوحنیفہ کی طرف متوجہ کر رہا ہوں اور جو میرا اعتقاد امام ابوحنیفہ کے متعلق پہلے تھا میں اس سے توبہ استغفار کر رہا ہوں۔ (الخیرات الحسان)

☆ ابن عبدالبر رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ لوگ امام ابوحنیفہ کے ساتھ حسد رکھتے تھے اور لوگ امام ابوحنیفہ کی طرف ایسی گری ہوئی اور ناگفتنی باتیں منسوب کرتے تھے جو ان کے مرتبہ و مقام کے لائق نہیں تھیں (الخیرات الحسان)۔

☆ اسماعیل بن رجا نے فرمایا۔ میں نے خواب میں امام محمد صاحب مذہب کو دیکھا اور ان سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا تو فرمای اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا ہے پھر میں ان سے امام ابویوسف کے متعلق پوچھا تو فرمایا وہ مجھ سے دو درجہ اونچے مقام پر ہیں۔ پھر میں نے پوچھا کہ امام ابوحنیفہ کس مقام میں ہیں تو فرمایا ان کے متعلق کیا پوچھتے ہو وہ تو مقام اعلیٰ علیین میں ہیں (درمختار)۔

☆ سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے چالیس سال عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑھی اور پچپن حج کئے اور وہ خواب میں سو بار رب تعالیٰ جل جلالہ کے دیدار سے مشرف ہوئے (درمختار)۔

☆ ابن عبدالبر رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا۔ امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کے بارے میں ادب سے گری ہوئی بات مت کہہ اگر کوئی شخص امام ابوحنیفہ کے بارے میں گری ہوئی بات کرے تو تُو اس کی تصدیق نہ کر اس لئے کہ اللہ کی قسم میں نے کسی کو ان سے افضل اور بڑا فقیہہ نہیں دیکھا اور نہ ہی کسی کو ان سے بڑا پرہیز گار دیکھا ہے

(ردالمحتار)۔

☆ سیدنا خواجہ سفیان ثوری رحمتہ اللہ علیہ کے ہاں ایک شخص امام اعظم ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کے پاس سے آیا تو آپ نے اس سے فرمایا تو ایسے شخص کے پاس سے آیا ہے جو روئے زمین کے لوگوں سے بڑا عابد ہے (ردالمحتار)۔

☆ اس میں شک نہیں کہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ اپنے وقت کے امام تھے۔ اس لئے کہ انہوں نے چار ہزار حدیث کے اماموں سے علم حدیث کیا تھا یہی وجہ ہے کہ امام ذھبی نے امام ابو حنیفہ کو حفاظِ حدیث میں سے شمار کیا ہے (ردالمحتار)۔

☆ سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ اور سیدنا خواجہ سفیان ثوری رحمتہ اللہ علیہم جب یہ دونوں امام حج پر گئے تو خواجہ سفیان ثوری امام اعظم ابو حنیفہ کو ہر جگہ اپنے آگے رکھتے تھے اور خود ان کے پیچھے رہتے اور جب کوئی شخص خواجہ سفیان ثوری سے مسئلہ پوچھتا تو آپ جواب نہ دیتے بلکہ مسائل کا جواب امام ابو حنیفہ دیتے (رحمہما اللہ تعالیٰ الخیرات الحسان)۔

☆ ایک دن خواجہ سفیان ثوری نے حضرت عبداللہ بن مبارک کے سامنے امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کی مدح سرائی کرتے فرمایا کہ امام ابو حنیفہ ایسے امام ہیں کہ وہ دوسروں سے صحیح حدیث کے سوا لینا جائز نہیں رکھتے نیز امام ابو حنیفہ احادیث مبارکہ سے ناسخ و منسوخ کو خوب جانتے ہیں (الخیرات الحسان)۔

☆ کسی نے یحییٰ بن معین رحمتہ اللہ علیہ سے پوچھا کہ کیا خواجہ سفیان ثوری نے امام ابو حنیفہ سے احادیث مبارکہ روایت کی ہیں تو فرمایا ہاں اس لئے کہ امام ابو حنیفہ ثقہ تھے اور فقہ و حدیث میں صدوق تھے (الخیرات الحسان)۔

☆ سیدنا عبداللہ بن مبارک نے فرمایا کہ میں نے حسن بن عمارہ کو دیکھا کہ وہ امام اعظم ابو حنیفہ کی سواری کی لگام تھامے کہہ رہے تھے اللہ تعالیٰ کی قسم میں نے امام

ابوحنیفہ سے کسی کو فقہ کے بیان کرنے میں زیادہ صبر کرنے والا اور صاحب بلاغت اور حاضر جواب نہیں دیکھا۔ بیشک امام ابوحنیفہ سید الفقہا ہیں اور جو لوگ اس امام کی مخالفت کرتے ہیں وہ حسد کی بنا پر کرتے ہیں (الخیرات الحسان)۔

☆ محمد بن میمون نے فرمایا امام ابوحنیفہ کے زمانہ میں کوئی شخص ان سے علم میں زہد میں معرفت میں فائق نہ تھا۔ واللہ مجھے صد ہزار دینار حاصل ہونے سے وہ خوشی حاصل نہیں ہو سکتی جو کہ امام ابوحنیفہ سے ایک حدیث پاک سننے سے حاصل ہوتی ہے (الخیرات الحسان)۔

☆ اسد بن حکیم نے فرمایا امام ابوحنیفہ کی برائی وہی بیان کرے گا جو جاہل ہو گا (الخیرات الحسان)۔

☆ اما اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ جب راحت جاں ﷺ کے روضہ مطہرہ پر حاضر ہوئے تو روضہ مقدسہ کے اندر سے آواز سنی السلام علیکم یا امام المسلمین (تذکرۃ الاولیاء)۔

☆ ابوعاصم نبیل فرماتے ہیں۔ میں امید رکھتا ہوں کہ امام ابوحنیفہ کو ہر رات ایک صدیق کا ثواب حاصل ہوتا ہوگا (فضائل امام اعظم)۔

☆ کسی نے حضرت وکیع رحمتہ اللہ علیہ کی موجودگی میں کہہ دیا کہ امام ابوحنیفہ سے غلطی سرزد ہوتی ہے تو محدث وکیع نے اس کی سخت سرزنش کی اور فرمایا جو شخص امام ابوحنیفہ کے متعلق ایسا کہے وہ چوپایوں سے بھی بدتر ہے۔ امام ابوحنیفہ کیسے غلطی کر سکتے ہیں حالانکہ ان کی خدمت میں فقہ و حدیث کے امام اور لغت کے امام نیز زہد و تقویٰ کے امام موجود رہتے تھے۔

☆ سیدنا فضیل بن عیاض نے فرمایا میں نے تابعین اور غیر تابعین کو دیکھا ہے لیکن امام ابوحنیفہ سے بہتر کسی کو نماز پڑھتے نہیں دیکھا (الخیرات الحسان)۔

☆ خواجہ خواجگان بابا فرید الدین گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ امام ابوحنیفہ کا مذہب سب کا سب درست ہے کہ اس میں غلطی کا احتمال نہیں ہے (راحت القلوب)۔

☆ نیز خواجہ خواجگان فرید الدین گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا سوسو بار شکر ہے کہ ہم امام ابوحنیفہ کے مذہب پر ہیں (راحت القلوب)۔

☆ جب امام ابوحنیفہ خانہ کعبہ کے اندر تھے اللہ تعالیٰ نے بشارت عطا کی کہ میں نے تجھے بخشا اور تیری اتباع کرنے والوں کو بخشا (راحت القلوب)۔

محبوب کریم ﷺ نے فرمایا کہ میدان محشر کے اندر تمام انسانوں کی ایک سوبیس صفیں ہوں گی۔ اسی صفیں امتِ محمدیہ کی اور چالیس صفیں تمام امم سابقہ کی۔ مقام غور ہے کہ ہر دور میں امتِ مرحومہ کا تقریباً تین چوتھائی حصہ مقلدین امام اعظم پر مشتمل رہا اور انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک رہے گا۔ اس لحاظ سے میدان حشر میں احناف کی گویا ساٹھ صفیں ہوں گی یعنی جملہ امم سابقہ سے ڈیڑھ گناہ۔ دریں حالات ان سے سوا امام اعظم کا لقب اور کس کو زیب دیتا ہے اور نعمان بن ثابت کی وصفی کنیت ابوحنیفہ ہوتی تو اور کس کی ہوتی؟ اس لئے امام عبداللہ بن مبارک رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے تاثرات کا کیا خوب اظہار فرمایا ہے۔

لقد ذان البلاد ومن علیها
امام المسلمین ابی حنیفه

امام اعظم کا آبائی پیشہ کپڑے کی تجارت تھا اور آپ نے بھی اسی کو اپنائے رکھا۔ اقتصادی لحاظ سے زندگی خوشحال تھی لیکن امراء وسلاطین سے کنارہ کش رہے ابتداء میں توجہ صرف تجارت پر رہی۔ لیکن نوجوانی میں علم کی طرف مائل ہوئے تو ایسا کمال دکھایا کہ باکمال حضرات بھی محوحیرت رہ گئے کتاب وسنت میں دسترس حاصل کر لینے کے بعد

خیال آیا کہ کتاب و سنت کے مفہوم و مطالب کو محفوظ کیا جائے کیونکہ گمراہی و بے راہ روی کے سیلاب جب بھی آئے تو اسی جانب سے آئیں گے چنانچہ آپ نے چالیس ایسے افراد کا ایک بورڈ بنایا جو اپنے اپنے میدان میں یگانہ روزگار تھے۔ مجلسِ مذاکرہ منعقد ہوتی اور مسائل پر قرآن و حدیث کی روشنی میں تمام حضرات کامل غور وخوض کرتے۔ علامہ خطیب بغداری نے اس بورڈ کے اہم اراکین کا ذکر یوں کیا ہے۔

کان اصحاب ابی حنیفۃ الذین یذاکرونہ ابویوسف و ذفر و دائود طائی و اسد بن عمرو وعافۃ الاروی و القاسم من العن و علی بن مھرو منال و حبان علی کاوایخومو فی المسئلۃ۔ امام ابوحنیفہ کے جو اصحاب و مذاکرات میں حصہ لیا کرتے تھے وہ ابو یوسف، زفر، داؤد طائی اسد بن عمرو، یہ حضرات مسائل میں غور کیا کرتے تھے۔

امام اعظم ابوحنیفہ نے یہ سب کچھ اسلام و مسلمین کی خیر خواہی کے جذبے سے سرشار ہو کر کیا اور حق تو یہ ہے کہ خیر خواہی کا وہ حق ادا کیا جس کی نظیر ڈھونڈنے سے نہیں ملتی۔ آپ اس محفلِ مذاکرہ کے میر مجلس ضرور ہوتے کیونکہ علمی لحاظ سے اپنی مثال آپ تھے۔ لیکن کبھی اپنی رائے کو یا اپنی تحقیق کو حرف آخر قرار نہیں دیا۔ ہوتا یوں کہ دوسرے حضرات مسئلے پر کتاب و سنت کی روشنی میں بحث کرتے۔ صحیح پہلو معلوم کرنے پر بحث و تمحیص ہوتی رہتی اور منزل مقصود پر پہنچ جاتے تو فبہا ورنہ امام اعظم بھی بحث میں شامل ہو جاتے۔ اس موقف کی کمزوری جس تک دوسرے پہنچے ہوتے اور صحیح موقف کے دلائل پیش فرماتے۔ اس طرح جس مسئلہ پر جملہ حضرات کا اتفاق ہو جاتا اسے لکھ لیا جاتا تھا۔ صدر الائمہ موفق بن احمد مکی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۵۶۸ھ/۱۱۷۲ء) نے مذکورہ مجلس مذاکرہ کے بارے میں یوں وضاحت فرمائی ہے۔

فوضع ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ مذھبہ شوریٰ بینھم لم یستبد فیہ

بنفسہ دونہم اجتہاد امتہ فی الدین و مبالغة فی النصیحة للہ و رسولہ والمومین فکان فلقی مسئلة مسئلہ ویسمع ماعندھم مایقول ماعندہ وینا ظرھم شہرا واکثر من ذالك حتی یستقر احد لاقوال فیہا ثم یجتہا ابویوسف فی الاصول حتی انت الاصول کلہا۔

امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ نے اپنا مذہب ان کے درمیان مشورے کے لیئے رکھا ہوا تھا۔ان کے بغیر وہ اپنی رائے کو حرف آخر قرار نہیں دیا کرتے۔ایسا انہوں نے دین کی احتیاط ونزاکت کے پیش نظر نیز اللہ ورسول ﷺ اور مسلمانوں کی خیر خواہی کے جذبے سے سرشار ہوکر کیا تھا۔ایک ایک مسئلہ پیش ہوتا اور دلائل سے اور سنائے جاتے بعض اوقات مہینہ بھر یا زیادہ عرصہ بحث جاری رہتی۔جب ایک نکتے پر اتفاق ہو جاتا تو امام ابو یوسف اسے اصول میں لکھ لیتے یوں تمام اصول مرتب ہوئے۔

مایہ ناز علمی ہستیوں کی اس مجلس مذاکرہ کے ذریعے امام المسلمین ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ نے شریعت مطہرہ کے اکثر مسائل کی کتاب وسنت سے قریب تر صورت متعین کر لی اور اسے ضبط تحریر میں لایا گیا۔جو مذہب حنفی کے نام سے چار دانگ عالم میں مشہور ہے اور جس کے کتاب وسنت سے قریب تر ہونے کو امت مرحومہ کے اکثر افراد نے ہر دور میں تسلیم کیا ہے۔اس مجلس مذاکرہ کے ذریعے جو مسائل طے کئے گئے ان کی تعداد کے بارے میں گیارہویں صدی کے مجدد اور مشہور محدث یعنی مولانا علی قاری رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا۔انہ وضع ثلاثة الاف و ثمانین الف مسئلة منہا ثمانیة وثلاثون الفافی العبادة واباقی فی المعاملات۔انہوں نے تراسی ہزار مسائل طے فرمائے جن میں سے اڑتیس ہزار کا تعلق عبادات سے ہے اور باقی مسائل متعلقہ معاملات سے ہیں۔

☆ امام اعظم ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کے اس عظیم الشان وعدیم المثال کارنامے کے

پیشِ نظر نویں صدی ہجری کے مجدد اور شافعی مذہب رکھنے والے خاتم الحفاظ علامہ جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ نے حقیقت بیان کرتے ہوئے کیا ہی دل لگتی بات کہی ہے۔

انہ اول من دون علم الشریعة ورتبها ابوابا ثم تبعه مالك بن انس فی ترتیب الموطاء لم یسبق اباحنیفة احد الان الصحابة رضی الله عنهم والتابعین لم یصنعوا فی علوم الشریعة ابوابا مبوبة ولا کتبا روتبة وانما کانوا یعتمدون علی قوة حفظهم فلمارای ابوحنیفة العلم منتشرا وخاف علیه الضیاع دونه فجعله ابوابا۔

بیشک وہی امام ابوحنیفہ سب سے پہلے شخص ہیں جنہوں نے علم شریعت کو مدون و مرتب کیا اور امام مالک بن انس نے موطاء کی ترتیب میں اس کی پیروی کی۔ اس میدان میں امام ابوحنیفہ سے سبقت لے جانے والا کوئی نہیں۔ کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ اور تابعین نے علم نزع کو ابواب تقسیم کر کے کوئی کتاب مرتب نہیں فرمائی۔ کیونکہ انہیں اپنی قوت حافظہ پر پورا اعتماد حاصل تھا۔ جب امام ابوحنیفہ نے علم کو منتشر دیکھا تو ضائع ہونے کے خطرے کو محسوس کر کے اسے ابواب کے تحت مدون فرمایا۔

☆ راحت جان ﷺ کی بعض معجزہ نما صلاحیتوں اور کمالات کا اظہار امتِ محمدیہ کے بعض کامل ترین افراد کے ہاتھوں مقدر تھا۔ گویا اس آسمان کے بعض ستارے بھی اس درجہ منور ہوں گے کہ دیکھنے والوں کو ان پر سورج ہونے کا گمان گزرے گا۔

مقام ازل نے جن خوش بخت حضرات کے سروں پر تاج فضیلت رکھا یا رکھا جائے گا۔ انہیں میں سے ایک حضرت امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ ہیں۔ جن کے ذریعے سرورِ کون و مکاں ﷺ کی اجتہادی قوت و صلاحیت کا اظہار ہوا۔ اسی خدا داد اور عدیم المثال صلاحیت کے ذریعے امام اعظم نے وہ اجتہادی کارنامہ سرانجام دیا جو

کسی بھی دوسرے بزرگ سے بن نہ پڑا اور بن کیسے پڑتا جبکہ قدرت نے اس سعادت سے نوازنے کے لیئے امام اعظم کو مخصوص کرلیا تھا۔ ذالك فضل الله يوتيه من يشاء. یہی وجہ ہے کہ ملتِ اسلامیہ کی یگانہ رزگار علمی ہستیوں نے ہر دور میں امام اعظم ابوحنیفہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے اس عدیم المثال علمی کارنامے کو سراہا اور آپ کی اجتہادی رفعت کے آگے سر تسلیم خم کیا ہے۔ جتنی جس کو نظر ملی اس کے مطابق وہ دیکھ سکا اور جو آسمان اجتہاد کے اس مہر درخشاں کو دیکھ نہ سکا اس کا گلہ کیا کہ دیکھنے والوں میں اس کا شمار کیا ہے؟ حافظ شمس الدین ابوعبداللہ الذہبی رحمتہ اللہ علیہ نے امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہم سبق یعنی امام معر بن کدام رحمتہ اللہ علیہ جیسے جلیل القدر محدث کا ایک بیان یوں نقل فرمایا۔ طلبت مع ابی حنیفه الحدیث فغلبنا واخذنا فی زهد فبرع علینا وطلبنا معه الفقة فجاء منه ماترون میں نے امام ابوحنیفہ کے ساتھ علم حدیث حاصل کیا تو وہ ہم پر غالب رہے۔ زہد اختیار کیا تو پھر بھی وہ سبقت لے گئے اور ان کے ساتھ فقہ کا علم حاصل کیا تو ان کا کمال تمہارے سامنے ہے۔

آسمانِ علم و عرفان کے نیر تاباں' علمِ حدیث کے بحر ذخار اور امام ابوحنیفہ کے ہمعصر خوشہ چیں۔ یعنی امام عبداللہ بن مبارک رحمتہ اللہ علہ (المتوفی ۱۸۱ھ/۷۳۶ء) کا اسی سلسلہ میں ایک بیان مولانا ملا علی قاری حنفی رحمتہ اللہ علیہ ۱۰۱۴ھ/۱۶۱۴ء) نے یوں نقل کیا ہے۔ لاتقولوارائی الی حنیفه رحمته الله علیه ولکن قولو انه تفسیر الحدیث یوں نہ کہو کہ یہ امامِ ابوحنیفہ کی رائے ہے بلکہ یوں کہو کہ یہ حدیث کی تفسیر ہے۔

☆ امام زفر بن ہذیل رحمتہ اللہ علیہ کا درج ذیل بیان امام ابوحنیفہ کے سرخیل محدثین اور مرجع علماء ہونے کا واضح ثبوت ہے۔ موصوف نے فرمایا۔ کان

کبراوالمحدثین مثل ذکریا بن ابی زائدہ وعبدالملک بن ابی سلیمان واللیث بن ابی سلیم ومطرب بن طریف وحصین ھو ابن عبدالرحمن وغیرھم یجتفلون الی ابی حنیفۃ ویسئلونہ عماینوبھم من المسائل اما شتبھۃ علیھم من الحدیث۔

اکابر محدثین جیسے ذکریا بن ابوزائدہ' عبدالملک بن ابوسلیمان' لیث بن ابی سلیم' مضرب ن طریف اور حصین بن عبدالرحمٰن جیسے حضرات امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس حاضر ہوا کرتے اور جو مسائل پیش آتے یا انہیں کسی حدیث میں اشتباہ ہوتا تو اسے امام ابوحنیفہ کے حضور پیش کیا کرتے تھے۔

☆ مشہور محدث یزید بن ہارون رحمۃ اللہ علیہ اپنے حلقہ درس میں امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ارشادات سنا رہے تھے کہ ایک شخص نے کہا۔ ہمیں رسول اللہ ﷺ کی حدیثیں سنائیے اور لوگوں کی باتیں چھوڑیئے۔ یزید بن ہارون نے اس بات کا اثر کیا لیا اور اس شخص کے ساتھ کیا سلوک کیا وہ آج بھی معاندین امام اعظم کو دعوتِ غور وفکر دے رہا ہے۔

نکن ھملر السماء والجمع لو کان ھتکم العلم لطلبتھم تفسیر الحدیث ومعانیہ ونظرتم فی کتب ابی حنیفہ وفی اقاویلہ فیفسر لکم الحدیث وزحبر الرجل واخرجہ من مجسلہ۔

تمہارا مقصد حدیثیں سننا اور جمع کرنا ہے اگر تمہیں علم حاصل کرنا مقصود ہوتا تو حدیث کی تفسیر اور اس کے مطلب ومعانی معلوم کرتے اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کتابیں اور اقوال دیکھتے جو تمہارے لئے حدیث کی تفسیر کرتے ہیں پھر اس آدمی کو جھڑکا اور اپنی مجلس سے نکال دیا۔

☆ امام وکیع رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۹۷ھ/۸۱۱ء) جیسے جلیل القدر محدث کے امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بارے میں تاثرات کو حافظ ابومحمد عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ

نے یوسف الصفار علیہ الرحمتہ کی زبانی یوں نقل کیا ہے۔ یقول سمعت وکیعا یقول لقد وجد الورع عن ابی حنیفة فی الحدیث مالم یوجد من غیرہ۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام وکیع کو فرماتے ہوئے سنا کہ حدیث میں جیسی احتیاط امام ابوحنیفہ کے یہاں دیکھی وہ کسی دوسرے میں پائی نہیں گئی۔

جرح وتعدیل کے نامور امام' یگانہ روزگار' محدث یعنی یحیٰ بن معین رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا۔ العلماء اربعة الثوری ابوحنیفه ومالك والاوزاعی۔ جلیل القدر عالم چار ہیں۔ سفیان ثوری' ابوحنیفہ' مالک اور اوزاعی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہم۔

جو بھی صاحبِ کمال ہو اس کے لئے حاسدین کا معرض وجود میں آنا ناگزیر ہے۔ ایسا ہوتا رہا ہے اور ہمیشہ ہوتا رہے گا۔ امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ تو کشورِ اجتہاد وفقاہت کے فرمانروا ہیں بھلا پھر ان کے حاسدین ومعاندین کا شمار کون کرسکتا ہے؟ امام اعظم جونہی آسمانِ اجتہاد پر مہر درخشاں بن کر ضیاء پاشی کرنے لگے تو ایک دنیا حسد کی آگ میں جل بھن کر رہ گئی۔ ایسے ہی ایک صاحب نے امام وکیع بن جراح علیہ الرحمتہ کے سامنے امام اعظم پر اعتراض کیا۔ امام وکیع نے جو جواب دیا وہ کتنا وزنی اور حقیقت پر مبنی ہے اور ہر انصاف پسند کو دعوتِ غور وفکر دے رہا ہے۔ چنانچہ محمد بن عثمان بن کرامہ رحمتہ اللہ علیہ کی زبانی وہ جواب ملاحظہ ہو۔

☆ قال کنا عند وکیع یوما فقال رجل اخطاء ابوحنیفةفقال وکیع کیف یقدر ابوحنیفة یخطئی ومعه مثل ابی یوسف وزفر فی قیاسهما ومثل یحییٰ بن ابی زائدہ وحفص بن غیاث وحبان ومندل فی حفظهم الحدیث والقاسم بن معن فی معرفته باللغة والعربیه وداؤد الطائی وفضیل بن عیاض فی زهدهما درعهما من کان هولاء جلساءہ لم یکد یخطی لانه ان اخطاء ردوہ۔

فرمایا کہ ایک روز ہم امام وکیع کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک شخص نے کہا کہ

ابوحنیفہ سے غلطی ہو گئی۔ امام وکیع نے فرمایا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ امام ابوحنیفہ غلطی کریں جبکہ ابو یوسف اور زفر جیسے ماہرین قیاس یحییٰ بن ابی زائدہ حفص بن غیاث، حبان اور مندل جیسے حفاظ حدیث، قاسم بن معن جیسا ماہر لغت وادب عربی اور داؤد طائی و فضیل بن عیاض جیسے صاحبان زہد وورع ان کے ہم مجلس ہوں جس کے ہمنشین ایسے ہوں وہ کیسے غلطی کر سکتا ہے؟ اگر وہ (امام اعظم) غلطی کرتے تو یہ حضرات انہیں روک لیتے۔

☆ علامہ محمد بن محمود الخوازمی رحمتہ اللہ علیہ نے مذکورہ بالا جواب پیش کرنے کے بعد بتایا امام وکیع بن الجراح علیہ الرحمتہ نے مذکورہ بالا حجت قائم فرمانے کے بعد معترضین و معاندین امام اعظم کے بارے میں اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے جو کچھ فرمایا، وہ علامہ خوارزمی کے الفاظ میں ملاحظہ ہو۔ ثم قال وکیع رحمہ اللہ والذی یقول مثل ھذا کالانعام بل ھم اضل۔ پھر امام وکیع رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جو ایسی بات کہے وہ جانوروں کی طرح ہے یا ان سے بھی زیادہ گم کردہ منزل۔

☆ مشہور محدث حافظ ابن عدی رحمتہ اللہ علیہ نے امام اعظم ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کے ایک مصائب یعنی امام اسد بن عمرو رحمتہ اللہ علیہ کی محدثانہ شان کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے فرمایا۔ ولیس فی اصحاب الرائی بعد حنیفۃ اکثر حدیثاً منہ۔ فقہاء میں امام ابوحنیفہ کے بعد امام اسد بن عمرو سے زیادہ حدیثیں جاننے والا کوئی نہیں ہوا۔

☆ امام عبدالرحمٰن بن مہدی رحمتہ اللہ علیہ کا معاندین امام اعظم کے بارے میں ایک قول صدر الائمہ امام موفق بن احمد مکی رحمتہ اللہ علیہ یوں نقل فرمایا ہے۔ وابا حنیفۃ قاضی قضاۃ العلماء عن قال لك سوی ھذا فارمہ فی کنامۃ

بنو سلیم۔ امام ابوحنیفہ علماء کے قاضی القضاۃ ہیں جو تجھ سے اس کے خلاف کوئی بات کہے تو اسے بنی سلیم کی کوڑی پر پھینک دے۔

☆ آئمہ مجتہدین کو قلیل الحدیث بتانے والے لوگوں کا تعاقب کرتے ہوئے مشہور مورخ علامہ ابن خلدون نے فرمایا ہے۔ فابو حنیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقال بلغت روایت الی سبعۃ عشر حدیثا او نحوھا ومالک رحمہ اللہ تعالیٰ انما صح عندہ ما فی الکتب موطا غانیھا ثلاث مائۃ حدیث او نحوھا واحمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ فی مسندہ خمسون الف حدیث ولکل ما اواہ الیہ اجتہاد فی ذالک وقد یقول بعض البغضین المتعصبین الیٰ ان منھم من کان قلیل البغاعہ فی الحدیث فلھذا اقلت روایۃ ولا سبیل الی ھذا العتقد فی کبار الائمۃ۔

امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں بعض لوگ کہتے ہیں کہ انہوں نے سترہ یا اس کے لگ بھگ حدیثیں روایت کی ہیں اور امام مالک کے نزدیک صحیح حدیثیں وہی ہیں جو موطا کتاب میں ہیں۔ جن کی تعداد تین سو کے قریب ہے اور امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ کی مسند میں پچاس ہزار احادیث ہیں اور ان میں سے ہر ایک نے اپنے اسی ذخیرہ معلومات میں اجتہاد کیا ہے جبکہ بعض بغض و عناد رکھنے والے اور متعصب لوگ یہاں تک کہہ دیتے ہیں کہ ان حضرات کی علمِ حدیث میں پونجی ہی تھوڑی تھی اسی لئے تھوڑی سے حدیثیں روایت کر سکے لیکن اتنے بڑے اماموں کے بارے میں ایسے بے سرو پا نظریات رکھنے کا کوئی جواز نہیں ہے۔

☆ حافظ ابوبکر بن ثابت المعروف بہ خطیب بغدادی اور قاضی شمس الدین ابنِ خلکان رحمتہ اللہ علیہ وغیرہ بعض حضرات جوش تنقید میں کچھ ایسی باتیں بھی امام اعظم ابوحنیفہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے بارے میں نوکِ قلم پر لے آئے جو ان حضرات کی

شان کے ہرگز شایانِ شان نہ تھیں اور نہ وہ حضرت امام اعظم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ پر کسی طرح چسپاں ہوتی ہیں کہ امت محمدیہ کے ماۂ ناز امام اور آسمانِ اجتہاد کے مہر درخشاں کو ستارہ منوانے کی کوشش کی جائے اور ان پر قلتِ حدیث وقلتِ عربیت وغیرہ کے الزام لگائے جائیں۔ ایسی باتوں کے پیش نظر حافظ بن ابراہیم الوزیر رحمتہ اللہ علیہ نے امام اعظم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے معاندین و حاسدین کو یوں فہمائش کی ہے۔

ولو كان الامام ابوحنيفه جاهلا ومن حليه العلم عاطلاً ما تطابقت جبال العلم من الحنيفة على اشتعال بمذهبه كالقاضي ابي يوسف ومحمد بن الحسن الشيباني والطحادي وابي الحسن الكرخي وه امثالهم واضغانهم فعلما والطائفة الحنيفة في الهند و الشام و مصر اليمن والنجزيرة والحرمين والعصرقين منذ مائة وخمسين من الهجرة الى هذالتاريخ يزيد على ست مائة سنة فهم الوف لا يحصرون وعدوهم لا يحصون من اهل العلم والفتوىٰ والورع فكيف يجترى هذا المعترض ويجوذ عليهم انهم تطالقوا على الاسناد على عامى جاهل۔

اگر امام ابوحنیفہ جاہل اور زیورِ علم سے محروم ہوتے تو احناف سے قاضی ابویوسف امام محمد بن حسن بن شیبانی امام طحاوی' امام ابوالحسن کرخی جیسے علم کے پہاڑ اور ان جیسے دیگر اکابر کبھی امام ابوحنیفہ کے مذہب سے اتفاق کرنا گوارہ نہ کرتے۔ پس وہ بے شمار حنفی علماء جو متحدہ ہندوستان' شام' مصر' یمن' جزیرہ' حرم شریفین اور سارے عراق میں ۱۵۰ھ سے آج کی تاریخ تک اس چھ سو سال سے زائد عرصے میں ہو گزرے ہیں ممالک؟؟ میں رہنے کے باعث وہ اتنا علم وفتویٰ اور صاحبِ ودع وتقوی تھے۔ اس کے باوجود معترض کس طرح جرات کرتا ہے کہ ان لوگوں کے حق میں جائز رکھتا ہے وہ

ایک عامی اور جاہل آدمی کی پیروی پر متفق ہو گئے۔

بعض حضرات امامِ اعظم ابوحنیفہ کے عالی منصب کو پہچان نہ سکے اور ان کے مقام اجتہاد تک رسائی نہ ہونے کے باعث آسمانِ اجتہاد کے اس درخشاں اور مملکتِ فقاہت کے اس فرمانروا پر اعتراضات کر بیٹھے۔ ان حضرات کے ہرگز شایانِ شان نہ تھا۔ اس افسوسناک صورتِ حال کے پیش نظر امام شمس الدین سخاوی شافعی رحمتہ اللہ علیہ نے کیسی منصفانہ اور دل لگتی بات کی ہے۔

واما اسنه الحافظ ابوالشیخ فی کتاب السنه له من الکلام فی حق بعض الائمة المقلدین وکذا الحافظ ابو احمد بن عدی فی کامله والحافظ ابوبکر الخطیب فی تاریخ بغداد واخرون ممنتبعهم کابن ابی شیبة فی مصنفة والبخاری والنسائی مما کنت امزهم من ابراده مع کونهم مجتهدین ومقاصد هم جمیلة فینبغی تجسب اتباعهم فیه۔

اور جو حافظ ابوالشیخ نے اپنی کتاب السنتہ میں بعض ایسی عبارتیں لکھی ہیں جو ان آئمہ دین کے خلاف جن کی پیروی کی جاتی ہے۔ اس میں حافظ ابواحمد بن عدی نے کامل اور حافظ ابوبکر خطیب نے تاریخ میں اور دیگر حضرات نے بھی اسی طرح کلام کیا ہے جیسے ابن شیبہ نے اپنی مصنف میں اور امام بخاری وامام نسائی نے' میں ان حضرات کے ایسے کلام سے پرہیز کرتا ہوں اگرچہ وہ مجتہد تھے اور بہت نیک لیکن اس امر میں ان کی پیروی سے اجتناب کرنا چاہئے۔

☆ امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کا ذکر علامہ خطیب بغدادی نے تاریخ بغداد میں جس طرح کیا اس پر صدائے احتجاج بلند کرتے ہوئے حافظ محمد بن یوسف صالحی رحمتہ اللہ نے یوں انصاف کا حق ادا کیا اور سوادِ اعظم کی ترجمانی فرمائی ہے۔

ولایعة بما مغلہ حافظ ابوبکر بن ثابت الخطیب البنعه ادی تابخل

بتعظيم الامام الى حنيفه رضى الله تعالىٰ عنه فان الخطيب وان نقل كلام الاماد حين فقد اعتبه بكلام غيرهم فشان كتابه بذلك اعظم شين وصار بذلك اعظم ثين هدف الكبار والصفار بقانورة لا تفلها البهار۔

ان باتوں سے دھوکا نہیں کھانا چاہئے جو حافظ ابوبکر بن ثابت رضی اللہ عنہ کے متعلق نقل کی ہیں۔اگرچہ خطیب بغدادی نے تعریف کرنے والوں کا کلام پہلے نقل کیا ہے لیکن اس کے بعد معاندین کا کلام نقل کر کے کتاب میں بہت بڑا عیب پیدا کر دیا۔ جس کے باعث وہ بڑے چھوٹوں کی ملامت کا نشانہ بن کر رہ گئے اور یہ ایسی گندگی ہے جو سمندروں سے بھی نہیں دھل سکتی۔

بعض معاندین نے امام اعظم ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ پر یہ الزام لگایا کہ وہ کتاب و سنت پر قیاس کو مقدم رکھتے تھے۔امام عبدالوہاب شعرانی رحمتہ اللہ علیہ نے اس الزام کی حقیقت بیان کرتے ہوئے معاندین امام اعظم کو یوں فہمائش کی ہے۔

☆ فصل فى بيان ضعف قول من نسب الامام اباحنيفة الى انه يقدم القياس على حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم اعلم ان هذا الكلام من متعصب على الامام منهور فى دينه غير بتورع فى مقاله غافلا عن قوله تعالىٰ ان السمع والبصر والفواد كان عبنه مولا۔ یہ فصل ان لوگوں کے قول کی تضعیف میں ہے جو امام ابوحنیفہ کی جانب یہ بات منسوب کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث پر قیاس کو مقدم رکھتے تھے۔ معلوم ہونا چاہئے کہ یہ بات امام موصوف سے تعصب رکھنے کے باعث اس شخص سے قادر ہو سکتی ہے جو دین میں شتر بے مہار زبان کو بے لگام رکھنے والا اور اللہ تعالیٰ کے ارشاد سے غافل ہو کہ بیشک کان آنکھ اور دل ان کے متعلق باز پرس ہوگی۔

☆ یونہی امام شعرانی رحمتہ اللہ علیہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کے پاس شرع کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے معاندین امام اعظم کو یوں فہمائش کرتے ہیں۔

فاولهم تبريا من كل راى يخالف الشريعة الامام اعظم النعمان بن ثابت رضى الله عنه خلاف مايضيفه بعض المتعصبين ويا فضيحته يوم القيامة من الامام اذا وقع الهجه فى الوجه۔

خلاف شرع رائے کو دیکھ کر بیزار ہونے والوں میں امام اعظم نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرفہرست ہیں۔ اس کے برعکس بعض متعصب لوگ جو ان پر الزام تراشی کرتے ہیں انہیں قیامت کے روز بڑی رسوائی ہوگی جبکہ وہ امام اعظم کے روبرو ہوں گے۔

☆ امام اعظم ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کے طریق اجتہاد پر گفتگو کرتے ہوئے جلیل القدر محدث یعنی حافظ ابن حجر مکی شافعی رحمتہ اللہ علیہ نے بتایا کہ امام اعظم کی نظر میں قیاس کا کیا درجہ تھا اور شرعی احکام میں وہ اپنی رائے اور اجتہاد کو کیا درجہ دیتے تھے۔ چنانچہ وہ رقم طراز ہیں۔

اعلم انه يتعين عليك ان لا تفهم من اقوال العلماء عن ابى حنيفة واصحابه انهم اصحاب الرائى ان مراد هم بذلك تنقيصهم ولا نسبتهم الى انهم يقدمون رائهم على سنة رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا على قول اصحابه لانهم براءمن ذلك فقد جاء من ابى حنيفة من طرق كثيرة ماملخصه انه اولا ياخذ بما فى القران فان لم يجد فبالسنة فان يجد فبقول اصحابه فان اختلفوا اخذ بما كان اقرب الى القرن اوالسنة من اقوالهم ولم يخرج منهم فان لم يجد لاحد منهم قولا لم ياخذ بقول احد من التابعين بل يجتهد كما اجتهدوا۔

اس ضروری بات کا تمہیں علم ہونا چاہئے کہ ان علمائے کرام کے اقوال سے جنہوں

نے امام اعظم اوران کے ساتھیوں کواصحاب الرائے کہا ہے۔ یہ نہ سمجھ لینا کہ وہ آپ پر یہ الزام عائد کرتے تھے کہ معاذ اللہ امام صاحب اپنی رائے کورسول اللہ ﷺ کی سنت اور اقوال صحابہ پر مقدم رکھتے تھے۔ ان کا دامن اس سے پاک ہے۔ امام ابوحنیفہ کا طریق اجتہاد ہم تک متعدد طریق سے پہنچا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ سب سے پہلے وہ قرآن کریم میں حکم تلاش کرتے۔ اگر نہ پاتے توسنتِ رسول ﷺ دیکھتے۔ ایسی سنت نہ ملتی تو اقوال اصحاب کی سند پکڑتے۔ اگر صحابہ کے درمیان اختلاف ہوتا تو اس قول کو لیتے جوقرآن وسنت سے زیادہ قریب ہواور دائرے سے بالکل نہ نکلتے تھے۔ اگر کسی بھی صحابی کا قول نہ ملتا تو تابعین میں سے کسی کے قول کی سند نہ پکڑتے بلکہ ان کی طرح خود بھی اجتہاد کیا کرتے۔

امام اعظم ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کے دفاع میں امتِ محمدیہ کی مذکورہ یگانہ روزگار ہستیوں نے جو کچھ کہا وہ انصاف اور حقیقت پر مبنی ہے۔ انہوں نے وہی کہا جوانہیں کہنا چاہئے تھا۔ انصاف ودیانت کا تقاضا یہی ہے۔ علم الیقین کا مقتضی بھی یہی ہے۔ حقیقت نفس الامری یہی ہے کہ امام ابوحنیفہ وہ خوش نصیب ہستی ہیں جوسارے آئمہ سے ممتاز، سراج امتِ محمدیہ اور سوادِ اعظم کے امام ہیں۔ انہیں امام اعظم کہا جائے اور امام المسلمین مانا جائے۔ کتاب وسنت کے سمجھنے یعنی اجتہادی صلاحیت میں وہ اپنی نظیر آپ ہوئے ہیں۔ وہ اہل علم کے سرتاج اور اہل اسلام کے سراپا افتخار ہیں۔ آسمان علم و عرفان اور فلکِ زہد وتقویٰ پر شمس وقمر بن کر چمکنے والے لاکھوں بزرگوں نے امام اعظم کی تقلید کواپنے لئے سربہ افتخار شمار کیا۔ خود آئمہ نے انہیں پیشوامانا۔

☆ امام شہاب الدین احمد بن حجرالمکی شیخ الاسلام حافظ ابوالفضل شہاب الدین احمد بن علی المعروف ابن حجر العسقلانی شارح صحیح البخاری کے فتاویٰ سے نقل فرماتے ہیں۔

وفی فتاوی شیخ الاسلام ابن حجر العسقلانی انه ادرک جماعة من الصحابة کانو بالکرفة بعد مولده بها سنه ثمانین فهو من طبقة التابعین ولم یثبت ذلک لاحد من آئمة الامصاد المعاصرین له کالاوزاعی بالشام والحمادین بالبصرة والثوری بالکوفة ومالک باالمدینة الشریفة واللیث بن سعد لبصر انتهی۔

شیخ الاسلام حافظ ابن حجر (عسقلانی) کے فتاویٰ میں ہے کہ امام ابوحنیفہ نے صحابہ کرام کی ایک جماعت کو پایا جو ۸۰ھ میں آپ کی پیدائش کے بعد وہاں موجود تھے۔ لہذا آپ طبقہ تابعین میں شامل ہیں۔ جبکہ یہ فضیلت آپ کے معاصر مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے والے آئمہ میں سے کسی کے لئے مثلاً اوزاعی کے لئے جو شام میں تھے اور حماد بن سلم وحماد بن زید کیلئے جو بصرہ میں تھے اور کوفہ میں سفیان ثوری اور مدینہ شریف میں مالک اور مصر میں لیث بن سعد کے لئے ثابت نہیں ہوسکی۔

☆ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ ہی وہ مجتہد امام ہیں جنہوں نے سب سے پہلے مجموعہ قران وسنت کی روشنی میں شرعی اجتہاد کے ہمہ گیر اصول وقواعد وضع کئے۔ ہر باب سے متعلق دشوار وپیچیدہ مسائل کو حل اور غیر منصوص مسائل کا استخراج واستنباط فرمایا۔ نیز علم شریعت کے بکھرے ہوئے مسائل کو کتاب الطہاریۃ سے لے کر کتاب المیراث تک فقہی ابواب کی موجودہ تربیت کے مطابق کتب اور ابواب پر باقاعدہ تحریری طور پر مرتب ومدون کر کے ان کو آسان اور ہمیشہ کے لئے محفوظ کردیا۔ پھر بعد کے تمام آئمہ مجتہدین وفقہا ومصنفین امام مالک سفیان ثوری امام شافعی امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہم ودیگر علماء نے انہیں اصول وقواعد سے استفادہ کیا اور اپنی تصنیفات میں اسی ترتیب کو اپنایا۔ امام احمد بن حجر المکی الشافعی، شافعی المذہب ہونے کے باوجود امام اعظم رحمتہ اللہ تعالی علیہ کو اس اولیت کے بارے میں

اعتراف حق کرتے ہوئے رقمطراز ہیں۔انه اول من دون علم الفقه ورتبه ابوابا وكتبا على نحو ما هو عليه اليوم وتبعه مالك فى موطئه ومن قبله انما كانوا يعتمدون على حفظهم (الخیرات الحسان مطبوعہ مصر)۔ امام ابوحنیفہ ہی پہلے وہ شخص ہیں جنہوں نے علم فقہ کو مدون کی اور اسے ابواب و کتب وفقیہہ کا موجودہ ترتیب پر مرتب کیا اور آپ ہی کی ترتیب کی امامِ مالک رضی اللہ عنہ نے اپنے موطا میں پیروی کی۔ ورنہ آپ سے پہلے تو علماء محض اپنے حفظ پر اعتماد کرتے تھے۔

☆ خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن داؤد الخریبی سے روایت کرتے ہیں کہ اپ نے فرمایا۔يجب على اهل الاسلام ان يدعو الله لابى حنيفة فى صلاتهم قال وذكر حنيفه عليهم السنن والفقه (تاریخ البغداد)۔ اہل اسلام پر لازم ہے کہ اپنی نمازیں امام ابوحنیفہ کے حق میں دعا کیا کریں کیونکہ انہوں نے مسلمانوں کے لئے سنن (نبویہ) اور فقہ کو محفوظ کر دیا۔

☆ یہی مضمون مشہور اہلحدیث غیر مقلد عالم مولانا محمد داؤد غزنوی نے حافظ ابن کثیر کی کتاب ''البدریۃ والنہایۃ'' کے حوالے سے نقل کیا اور نہ صرف اس کی تائید کی بلکہ اسے امام صاحب کا بلند مرتبہ تسلیم کرتے ہوئے دلیل کے طور پر ذکر کیا۔ دیکھو۔مقالات مولنا محمد داؤد غزنوی' مطبوعہ مکتبہ نذیریہ لاہور)

☆ اور امام محدث وفقیہہ قاضی ابوعبداللہ حسین بن علی اپنی سند کے ساتھ امام شافعی کا مندرجہ ذیل قول نقل فرماتے ہیں۔من لم ينظر فى كتب ابى حنيفة لم يتبحر فى الغفه (اخبار ابی حنیفہ واصحابہ مطبوعہ بیروت)۔ جوشخص امام ابوحنیفہ کی کتابوں کا مطالعہ نہ کرے وہ علم فقہ وشرائع میں متبحر نہیں ہوسکتا۔

☆ امام سیمری کے شاگرد علامہ خطیب بغدادی اپنی سند متصل کے ساتھ امام شافعی کا یہ قول نقل کرتے ہیں۔من اراد ان یعرف الفقہ فلیلزم ابا حنیفۃ او صحابہ فان الناس کلھم عیال علیہ فی الفقہ (تاریخ بغداد ج ۱۳ صفحہ ۱۱۱)۔ جو شخص فقہ و شرائع میں مہارت حاصل کرنا چاہے تو اسے چاہئے کہ امام بوحنیفہ اور ان کے شاگردوں کو لازم پکڑے کیونکہ لوگ سب کے سب فقہ میں ان کے محتاج ہیں۔

☆ اور امام محدث محمد شمس الدین الزھی اپنی سند متصل کے ساتھ امام ابو یوسف رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا۔اجتمعنا عند ابی حنیفۃ فی یوم مطر فی نفس من اصحابہ منھم دائود الطائی و القاسم بن معن ومافیۃ بن یزید و حفص بن غیاث و وکیع ابن الجراح ومالک بن مغول وزفر فاقبل علینا بوجھہ وقال انتھم مسار قلبی وجلاء حزنی واسرجت لکم الفقہ والجمتہ وقد ترکت الناس یطمون اعقابکم ویلتمسون الفاظکم (مناقب الامام ابی حنیفہ صفحہ ۱۱۷ طبع مصر)۔ ہم امام ابوحنیفہ کے چند شاگرد جن میں داؤد طائی' قاسم بن معن (ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پڑپوتے) مافیہ بن یزید' حفص بن غیاث' وکیع بن الجراح (امام شافعی کے استاد)' مالک بن مغول اور زفر رضی اللہ عنہم تھے) ایک بارش والے دن میں امام ابوحنیفہ کے پاس جمع تھے۔ امام صاحب نے اپنا چہرہ ہماری طرف متوجہ کیا اور فرمایا کہ تم لوگ میرے دل کے سرور اور راز دان اور میرے غم کو غلط کرنے والے ہو۔ میں نے فقہ کو تمہارے لئے ہموار و آسان کر کے اس کی باگ ڈور تمہارے ہاتھ میں دے دی ہے۔ اب سارے لوگ تمہارے نقش پا کی اتباع اور تمہاری باتوں کی جستجو کیا کریں گے۔

☆ کمال عقل و ذہانت' فقہی بصیرت' اجتہادی قوت اور علمی و عملی فضیلت کے اعتبار

سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا پایہ اپنے تمام ہمعصروں اور بعد کے آئمہ سے نہایت بلند تھا۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ آپ اپنی ان خداداد صلاحیتوں اور علمی و عملی خوبیوں کی وجہ سے علوم شرعیہ میں پوری امت کے مقتداء و پیشوا ہیں۔ لہذا اس درجہ سے بھی آپ کو امام اعظم کہا جاتا ہے۔

☆ اور خطیب بغدادی علامہ احمد بن علی بن ثابت اپنی سند متصل کے ساتھ حضرت ربیع بن یونس سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا۔ دخل ابوحنیفة یوما علی المنصور و عندہ عیسی بن موسیٰ فقال للمنصور ھذا عالم الدنیا الیوم فقال لہ یانعمان عمن اخذت العلم قال عن اصحاب عمر عن عمر ومن اصحاب علی من علی وعن اصحاب عبداللہ عن عبداللہ وما کان فی وقت بن عباس علی وجہ الارض اعلم منہ قال لقد استمرثقت لنفسك (تاریخ بغداد جلد ۱۳ صفحہ ۹۹)۔

ایک روز امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ خلیفہ ابوجعفر منصور کے پاس تشریف لائے۔ اس وقت حضرت عیسیٰ بن موسیٰ بھی وہاں موجود تھے۔ وہ منصور سے کہنے لگے یہ (ابوحنیفہ) آج دنیا کے بڑے عالم ہیں تو منصور نے امام صاحب سے کہا۔ اے نعمان آپ نے کس سے علم حاصل کیا؟ آپ نے فرمایا کہ حضرت عمر کے شاگردوں سے حضرت عمر کا حضرت علی کے شاگردوں سے حضرت علی کا اور حضرت عبداللہ بن مسعود کے شاگردوں سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا علم حاصل کیا ہے اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں روئے زمین پر ان سے بڑا عالم کوئی نہیں تھا۔ منصور نے کہا کہ آپ نے اپنے لئے مضبوط علم حاصل کیا ہے۔

☆ امام شافعی رضی اللہ عنہ کا قول ہے تمام لوگ فقہ میں امام ابوحنیفہ کے عیال (محتاج)

ہیں اور امام محمد شمس الدین الذھبی ابن عباس کے واسطے سے امام ابوبکر المروزی سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ سمعت اباعبد اللہ احمد ابن حنبل یقول لم یصح عندنا ان اباحنیفۃ رحمہ اللہ قال القرآن مخلوق فقلت الحمد للہ یا اباعبداللہ ھومن العلم بمنزلۃ فقال سبحان اللہ ھو من العلم والورع والزھد وایثار الدار الاخرۃ بمحل لا یذرکہ فیہ احد (مناقب الامام ابی حنیفہ صفحہ ۲۷)۔

میں نے ابوعبداللہ امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا۔ فرماتے تھے کہ ہمارے نزدیک یہ ثابت نہیں کہ ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے قرآن کو مخلوق کہا ہے۔ یہ سن کر میں نے کہا۔ الحمد اللہ اسے ابوعبداللہ ان کا تو علم میں بڑا مقام ہے تو آپ فرمانے لگے سبحان اللہ وہ (ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تو علم وتقویٰ، زہد اور دارِ آخرت کے اختیار کرنے میں اس مقام پر فائز ہیں کہ جہاں کسی اور کی رسائی نہیں ہوسکتی۔

☆ حافظ ابوبکر احمد بن علی خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ حضرت محمد بن بشر سے روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں امام سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا کرتا تھا تو وہ مجھ سے پوچھتے کہ کہاں سے آئے ہو؟ میں کہتا کہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہاں سے یہ سن کر وہ فرماتے۔ لقد جئت من عند افقہ اھل الارض (تاریخ بغداد جلد ۱۳ صفحہ ۳۴۳ مطبوعہ مصر)۔ تم ایسے شخص کے پاس سے آئے ہو جو روئے زمین پر سب سے زیادہ فقیہہ ہے۔

☆ یہی حافظ ابوبکر خطیب بغدادی، نیز امام محدث حافظ شمس الدین محمد الذھبی، امام محدث وفقیہ سفیان بن عیینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ مامقلت عینی مثل ابی حنیفہ (تاریخ بغداد جلد ۱۳ صفحہ ۳۳۶، مناقب الامام ابی حنیفہ الذھبی صفحہ ۱۹ مطبوعہ مصر)۔ میری آنکھ نے (علم و

فضل میں) ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مثل نہیں دیکھا۔

☆ امام محدث وفقیہہ ابوعبداللہ حسین بن علی الصیمری ' ان کے شاگرد حافظ ابوبکر خطیب بغدادی اور امام محدث حافظ شمس الدین الذھبی نے امامِ محدث وفقیہہ حضرت عبداللہ بن مبارک کا یہ قول نقل کیا۔ ان کان الاثر قد عرف واحتیج الی الرای فرای مالك وسفیان وابی حنیفة وابو حنیفة احسنهم وادقهم فطنه واخواصهم علی الفقر وهو افقه الثلاثه (اخبار ابی حنیفہ واصحابہ صفحہ ۷۷ طبع بیروت و تاریخ بغداد جلد ۱۳ صفحہ ۳۴۳ طبع مصر)۔ اگر حدیث معلوم ہو اور اجتہادی رائے کی ضرورت ہو تو یہ رائے امام مالک ' سفیان ثوری اور امام ابوحنیفہ کی لینی چاہئے اور امام ابوحنیفہ کی نظر عقل و ذہانت کے اعتبار سے ان سے زیادہ بہتر اور دقیق تر ہے اور فقہ میں سب سے زیادہ گہری جاتی ہے اور وہ ان تینوں میں زیادہ فقیہہ ہیں۔

☆ امام محدث وفقیہہ ابوعبداللہ حسین بن علی الصیمری اپنی سند کے ساتھ نصر بن علی سے روایت کرتے ہیں کہ امام المحدثین شعبہ کو جب امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کی خبر ملی تو افسوس سے انا للہ الخ پڑھی اور پھر فرمانے لگے۔ لقد طفی ء من اهل الکوفته ضوء نور العلم اما انهم لا یرون مثله ابدا (اخبار ابی حنیفہ صفحہ ۷۳ طبع بیروت)۔ بے شک اہل کوفہ سے نور علم کی روشنی بجھ گئی۔ سن لو اب لوگ ابوحنیفہ کی مثل کبھی نہ دیکھیں گے۔

☆ امام محدث حافظ شمس الدین الذھبی امام بخاری کے استاد گرامی امام فقیہہ ومحدث امام مکی بن ابراہیم کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ کان ابوحنیفته اعلم اهل زمانه (مناقب الامام ابی حنیفہ الذہبی صفحہ ۱۹ طبع مصر ' خلاصۃ مذہیب وتہذیب الکمال صفحہ ۴۰۲ طبع بیروت)۔ امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے زمانے کے

سب سے بڑے عالم ہوئے۔

امام الجرح والتعدیل یحییٰ بن معین جو امام بخاری کے شیوخ میں سے ہیں۔ فرماتے ہیں۔القرائۃ عندی قراءۃ حمزۃ والفقہ فقہ ابی حنیفۃ(اخبار ابی حنیفہ واصحابہ صفحہ ۸۰ تاریخ بغداد جلد ۱۳ صفحہ ۳۴۷)۔قرات میرے نزدیک حمزہ کی قرات اور فقہ امام ابوحنیفہ کی فقہ ہے۔

☆ یہی امام یحییٰ بن معین اپنے شاگرد استاد گرامی امام المحدثین امام یحییٰ بن سعید القطان سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا۔لاتکذب اللہ ما سمعنا احسن من رای ابی حنیفتہ وقد اخذنا باکثر اقوالہ (تاریخ بغداد جلد ۱۳ صفحہ ۳۴۵ طبع مصر، مناقب الامام ابی حنیفہ صفحہ ۱۹)۔ہم خدا کا نام لے کر جھوٹ نہ بولیں گے۔ہم نے امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے زیادہ بہتر اجتہادی رائے کسی کی نہیں سنی اور ہم نے ان کے اکثر فقہی اقوال اختیار کر لئے ہیں۔

☆ امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے استادِ گرامی امام وکیع فرماتے تھے۔مالقیت احد افقہ من ابی حنیفتہ (تاریخ بغداد جلد ۱۳ صفحہ ۳۴۵ مطبوعہ مصر)۔میں نے امام ابوحنیفہ سے زیادہ فقیہہ کسی کو نہیں پایا۔نیز امام محمد بن حسن جو کہ امام شافعی کے شیوخ میں سے ہیں فرماتے ہیں۔کان ابوحنیفتہ واجد زمانہ (اخبار ابی حنیفہ الصیمری صفحہ ۳۲ طبع بیروت)امام ابوحنیفہ یکتائے روزگار تھے۔

☆ امام محدث شیخ الاسلام یزید بن ہارون جو کہ امام احمد بن حنبل کے شیوخ میں سے ہیں۔فرماتے ہیں۔کان ابوحنیفہ۔۔احفظ اہل زمانہ سمعت کل من ادرکتہ من اہل زمانہ یقول انہ ماری افقہ منہ (اخبار ابی حنیفہ واصحابہ الصیمری صفحہ ۳۶ طبع بیروت)۔امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے زمانہ کے سب سے بڑے حدیث کے حافظ تھے۔آپ کے معاصر علماء میں سے جس جس کو میں نے پایا

اسے یہی کہتے سنا کہ اس نے آپ سے بڑا کوئی فقیہہ نہ دیکھا۔

☆ امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کے استاذِ گرامی حضرت امام ابو یوسف بن ابراہیم القاضی فرماتے ہیں۔ کان ابو حنیفه خلف من مضی وما خلفه والله علی وجه الارض من مثله (اخبار ابی حنیفہ الصیمری صفحہ ۲۶)۔ ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلاف کرام کے صحیح جانشین تھے اور قسم بخدا انہوں نے اپنے بعد روئے زمین پر اپنی مثل کوئی نہ چھوڑا۔

☆ امام محدث علی بن عاصم کہتے ہیں۔ لو وزن عقل ابی حنیفه بنصف عقل اهل الارض لرجح بهم (اخبار ابی حنیفہ واصحابہ الصیمری صفحہ ۳۰، طبع بیروت، تاریخ بغداد جلد ۱۳ صفحہ ۳۶۳ طبع مصر)۔ اگر روئے زمین کے آدھے لوگوں کی عقل سے امام ابو حنیفہ کی عقل تولی جائے تو آپ کی عقل کا پلہ بھاری رہے گا۔

☆ امام علی بن عاصم فرماتے ہیں۔ لو وزن علم ابی حنیفه بعلم اهل زمانه لرجح علیهم (اخبار ابی حنیفہ صفحہ ۹، مناقب الامام ابو حنیفہ الذہبی صفحہ ۲۰۹) ۔ اگر امام ابو حنیفہ کا علم ان کے تمام اہل زمانہ کے مجموعی علم سے تولہ جائے تو یقیناً آپ کا علم ان سب کے علم سے بڑا ہوا ہو گا۔

☆ اور امام محدث نضر بن شمیل فرماتے ہیں۔ کان الناس نیاما عن الفقه حتی ایقظهم ابو حنیفه بما فتقه وبینه ولخصه۔ (تاریخ بغداد صفحہ ۳۴۵) لوگ علم فقہ (کی باریکیوں) سے غافل تھے۔ یہاں تک کہ ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فقہی موشگافیوں یا عقدہ کشائی اور ان کی فقہی مسائل کی تشریح و تلخیص نے لوگوں کو چونکا دیا۔

☆ اور امام فقیہہ و محدث حافظ محمد بن میمون فرماتے ہیں۔ لم یکن فی زمن ابی

حنیفتہ اعلم ولا اورع ولا اذھدی ولا اعرف ولا افقہ منہ۔ تاللہ ماسرنی بمساعی منہ ماۃ الف دینار۔ (الخیرات الحسان صفحہ ۳۲ مطبوعہ مصر) امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں ان سے بڑا عالم و متقی، زاہد، عارف اور فقیہہ کوئی نہ تھا۔ ان کا درس فقہ وحدیث سننے کی بجائے مجھے ایک لاکھ سونے کی اشرفیاں بھی ملتیں تو میں راضی نہ ہوتا۔

☆ حضرت شداد بن حکیم رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ میں نے ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ سے زیادہ کوئی عالم نہیں دیکھا۔ (طحطاوی)

☆ حضرت سفیان ثوری رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا۔ جیسے باز کے سامنے چڑیوں کی حالت ہوتی ہے، ویسی ہی ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کے سامنے ہمارے حالت ہوتی ہے (قلائد العقیان)۔

☆ حضرت شفیق بلخی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ اعلم الناس اورع الناس، اکرم الناس، اعبد الناس تھے اور دین میں بڑی احتیاط کرنے والے تھے (حدائق الحنفیہ صفحہ ۱۰۳)۔

☆ حضرت عبداللہ ابن مبارک رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا میں نے ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کی مثل کوئی شخص فقہ میں نہیں دیکھا (قلائد العقیان)۔

☆ علامہ طحطاوی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا اگر خدا تعالیٰ حضرت ابوحنیفہ اور امام سفیان ثوری رحمتہ اللہ علیہم کے سبب سے میری فریادرسی نہ کرتا تو میں عام آدمیوں کی مانند ہوتا۔

☆ حضرت امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کی مانند کوئی عقلمند آدمی میں نے نہیں دیکھا (الخیرات الحسان)۔

☆ حضرت یحییٰ بن سعید القطان رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا (امام فن رجال) خدائے

بزرگ و برتر کی قسم امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ اس امت میں قرآن و حدیث کے سب سے بڑے عالم تھے (موفق صفحہ ۱۹۱)۔

☆ حضرت محدث ابن داؤد رحمتہ اللہ علیہ (آپ مشہور محدث ہیں فرماتے اہل اسلام پر نماز کے بعد امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کے لئے دعا کرنی ضروری ہے کیونکہ انہوں نے دوسروں کے لئے آثارِ روسفن کو محفوظ کرلیا۔ جب کوئی آثار یا حدیث کا عمل کرے تو اس کے لئے ابوسفیان ہیں اور اگر کوئی ان کی گہرائیوں کو معلوم کرنا چاہے' تو اس کے لئے ابوحنیفہ ہیں (کتاب التعلیم وحدائق الحنفیہ' موفق جلد ا صفحہ ۱۹۳)۔

☆ حضرت مکی بن ابراہیم رحمتہ اللہ علیہ (یہ امام بخاری علیہ الرحمتہ کے استاد ہیں) امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ اپنے زمانے کے سب سے بڑے عالم اور زاہد تھے۔ میں کوفہ کے علماء کی مجلس میں بیٹھا ہوں۔ میں نے ان میں سے کسی کو بھی امام صاحب سے زیادہ متورع نہ پایا۔ (حدائق الحنفیہ)

☆ حضرت امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ (آپ بہت بڑے محدث اور فقہ کے چوتھے امام ہیں) فرماتے ہیں۔ امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ زہد وتقوی اور علم میں اس جگہ پر ہیں کہ کوئی اس مقام کو نہیں پہنچ سکا۔

☆ حضرت امام شعرانی رحمتہ اللہ علیہ (آپ بہت بڑے محدث تھے)۔ آپ نے فرمایا ہمارے لئے کسی طرح مناسب نہیں ہے کہ ہم اسے امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ پر اعتراض کریں۔ جس کی جلالت' قدر' علم و ورع پر سب کا اتفاق ہے۔ امام صاحب رحمتہ اللہ علیہ پر کسی طرح بھی اعتراض مناسب نہیں' کیونکہ وہ آئمہ متبوعین میں سب سے بڑے مرتبے کے ہیں۔ ان کا مذہب سب سے پہلے مدون ہوا اور ان کی سند حدیث بھی دوسرے آئمہ کے لحاظ سے رسول اکرم ﷺ کے زیادہ

قریب ہے (حدائق الحنفیہ)۔

☆ حضرت حفص بن عبدالرحمٰن رحمتہ اللہ علیہ (امام ابوداؤد اور امام نسائی کے استادِ گرامی ہیں)۔فرماتے ہیں میں ہر قسم کے علماء' فضلاء اور زاہدوں کے پاس بیٹھا' مگر ان میں سب اوصاف کا جامع امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کے علاوہ اور کسی کو نہ پایا (موفق صفحہ ۲۰۰)۔

☆ حضرت امام ابو یوسف رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا۔ میری آرزو ہے کہ فقہ امام اعظم ابوحنیفہ کامل ہو جائے' رائے تو امام صاحب کی ہے' ہم ان کے عیال ہیں اور ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کے علم پر سب کو اتفاق ہے۔ ہماری مثال تو ان کے سامنے ایسے ہے جیسے نہر فرات کے مقابلے میں چھوٹے نالے کی (موفق جلد صفحہ ۴۲)۔

☆ حضرت سفیان ابن عینیہ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ (امام بخاری کے استاد ہیں)۔حمزہ کی قرات اور امام صاحب کی فقہ پوری دنیا میں پہنچ گئی (انوار الباری صفحہ ۱۰۳)۔

☆ حضرت داتا علی ہجویری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔حضرت یحییٰ بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خواب میں رسولِ اکرم ﷺ کی زیارت کی اور حضور ﷺ کی بارگار میں عرض کیا۔اين اطلبك میں آپ کو کہاں تلاش کروں؟ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔عند علم ابو حنيفة یعنی ابوحنیفہ (رضی اللہ عنہ) کے علم میں تلاش کرو۔ (کشف المحجوب صفحہ ۸۶) اور اپنے خواب کا داتا صاحب رحمتہ اللہ علیہ یوں ذکر فرماتے ہیں۔میں علی بن عثمان جلابی ملک شام میں حضرت بلال صحابی رضی اللہ عنہ جو کہ رسول اکرم ﷺ کے موذن تھے' ان کے روضہ پاک پر سو رہا تھا کہ میں نے اپنے آپ کو مکہ مکرمہ میں دیکھا کہ رسول اکرم ﷺ باب بنی شیبہ کے اندر تشریف لا رہے ہیں اور ایک بڑھے شخص کو اٹھایا ہوا ہے' جیسے کہ چھوٹے بچوں کو اٹھاتے ہیں اور حضور نبی

اکرم ﷺ اس معمر شخص پر شفقت فرما رہے ہیں' میں فرط محبت سے دوڑ کر حضور نبی کریم ﷺ کے سامنے حاضر ہوا اور آپ کے پاؤں مبارک کو بوسہ دیا' اور تعجب سے سوچنے لگا یہ معمر شخص کون ہے' جس پر اس قدر شفقت و محبت ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ یہ تیرے اور تیرے ملک کے امام ابوحنیفہ ہیں۔ بس اس خواب سے میرے اور ملک والوں کے لئے بہت بڑے امید وابستہ ہوئی اور اس خواب سے مجھ پر یہ بات عیاں ہوئی کہ امام صاحب رحمتہ اللہ علیہ ان لوگوں میں سے ہیں' جو اپنی طبعی اوصاف سے فانی اور احکام شرع کے ساتھ باقی اور قائم ہوتے ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اوصاف طبع سے نکال کر لے جانے والے خود سرکار دو عالم ﷺ ہیں۔ اس لئے آپ فنافی الصفت ہیں اور رسول اکرم ﷺ کی صفت بقاء کے ساتھ باقی اور قائم ہیں اور رسول اکرم ﷺ سے غلطی نہیں ہوسکتی تو جو شخص حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ہو اس سے بھی غلطی نہیں ہوسکتی۔

یعنی امام صاحب فنافی الرسول ہیں اور آپ کو رسول اللہ ﷺ نے حنفی مذہب کا امام بنایا اور یہ بھی یاد رکھیں کہ راحت جاں ﷺ نے فرمایا۔ من رانی فی المنام فقد رانی (مشکوٰۃ شریف صفحہ ۳۹۴) جس نے مجھے خواب میں دیکھا' یقیناً اس نے مجھے ہی دیکھا۔ دوسری جگہ ارشاد فرمایا۔ من رانی فقد رای الحق (مشکوٰۃ صفحہ ۲۹۴) جس نے مجھے دیکھا' یقیناً اس نے حق دیکھا۔

محبوب دو جہاں ﷺ عام مومن کو خواب میں شرف زیارت عطا فرمائیں تو وہ خواب یقیناً سچا ہوگا' تو پھر داتا صاحب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا خواب کس قدر سچا ہے اور فقہ حنفی راحت جاں ﷺ کی شفقت سے بنایا گیا ہے اور امام اعظم ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کو محبوب دو جہاں ﷺ کا قرب حاصل ہے۔

☆ حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان

☆ حضرت خواجہ محبوب الٰہی نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔ میں اپنے پیرومرشد شیخ الاسلام حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو آپ نے اپنی زبان سے اشاد فرمایا۔ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مذہب بالکل درست ہے' اس میں خطاؤں کا احتمال نہیں (راحت القلوب مترجم صفحہ ۵۵)۔

☆ حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر قدس سرہ العزیز مزید فرماتے ہیں۔ جب مسلمانوں کے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے آخری بار حج کیا تو دل میں سوچا شاید پھر حج کرنے پر قادر نہ ہوسکوں' اور کعبۃ اللہ کے دربان سے فرمایا' کعبہ کا دروازہ کھول دو اور مجھے اجازت دو کہ میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرلو دربان نے کہا کہ آپ سے پہلے یہ شرف کسی کو نصیب نہیں ہوا۔ اگر لوگ علم میں آپ کی اقتدا کرتے ہیں' تو میں دروازہ کھول دیتا ہوں۔ دروازہ کھولا آپ اندر گئے اور دوستونوں کے درمیان ایک پاؤں پر کھڑے ہوکر آدھا قرآن پاک ختم کیا' پھر دوسرے پاؤں پر کھڑے ہوکر آدھا قرآن پاک ختم کیا اور سلام کے بعد دعا کی' اے پروردگار! جیسا کہ تیری عبادت کا حق ہے' میں تیری عبادت نہیں کر سکا' تو اپنی رحمت سے میری کوتاہی کو معاف فرما' ہاتفِ غیبی سے آواز آئی اے ابوحنیفہ' تیری عبادت قبول ہے' میں نے تجھے بخشا' اور قیامت تک جو لوگ تیرے مذہب کے پروکار ہوں گے' میں ان سب کو بخش دوں گا۔ یہ واقعہ بیان کر کے فرمایا الحمدللہ ہم امام اعظم کے مذہب پر ہی ہیں (راحت القلوب صفحہ ۵۵)۔

معلوم ہوا کہ امام صاحب کا مذہب بخشش الٰہی کا ذریعہ ہے۔ اس لئے اگر تم بخشش

چاہتے ہو تو مذہب حنفی پر ہمیشہ قائم رہو۔ کیونکہ

☆ مذہب حنفی خدا کا پسندیدہ ہے۔

☆ مذہب حنفی محبوب کبریا ﷺ کا پسندیدہ ہے۔

☆ مذہب حنفی بخشش رب کریم کا ذریعہ ہے۔

☆ مذہب حنفی شفاعت محبوب کریم ﷺ کا ذریعہ ہے۔

☆ مذہب حنفی سب سے اعلیٰ مذہب ہے۔

☆ مذہب حنفی بزرگان دین اور اولیائے کاملین کا مذہب ہے۔

وعلی کتاب اللہ مذہبہ بنیٰ

للہ ثم سنت الغراء

اور کتاب اللہ پر اس کے مذہب کی بنیاد ہے' پھر حدیث محبوب ﷺ پر

ثم اجماع المسلمین فانھم

نظروا بنور الحق فی العلماء

پھر اجماع امت پر' اس لئے کہ وہ نورِ حق سے دیکھتے ہیں علماء میں

ثم القیاس علی النصوص فانہ

زھر لاھل ملۃ الزھراء

پھر قیاس نص کے مطابق بیشک یہ گلستان فقہ ہے ملت کے باغ کے لئے۔

☆ خواجہ باقی باللہ اور محبت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک دن حدیث پاک کا مطالعہ فرما رہے تھے اور یہ حدیث بار بار پڑھنے میں آئی کہ جو شخص نماز میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھے' اس کی نماز نہیں ہوتی۔ آپ کے ذہن میں خیال پیدا ہوا کہ محبوب دوجہاں ﷺ کی حدیث پاک چھوڑ کر اماموں کے پیچھے لگ جانا یہ کونسی مسلمانی ہے؟ ائندہ جب بھی میں امام کے پیچھے نماز پڑھوں گا' سورۃ فاتحہ ضرور پڑھوں گا۔ جب میں نے یہ ارادہ کیا تو اس کے بعد

جب میں سویا' تو خواب میں سیدنا امامِ اعظم ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ تشریف لائے اور فرمایا' خواجہ صاحب! اگر آپ جیسے بزرگوں کا یہ حال ہے' تو عوام کا کیا حال ہوگا؟ پھر آپ نے خواجہ صاحب سے فرمایا کیا جس کی نماز نہ ہوتی ہو' وہ ولی اللہ ہوسکتا ہے؟ آپ نے جواباً عرض کیا جس کی نماز ہی نہ ہو' وہ ولی اللہ نہیں ہوسکتا۔ اس پر امام صاحب نے فرمایا خواجہ صاحب! جب بغیر سورۃ فاتحہ کے نماز نہیں ہوتی اور بغیر نماز کے کوئی ولی نہیں ہوسکتا تو مسلک پر عمل پیرا ہوکر ہزاروں ولی' ابدال' اوتاد' غوث اور قطب ہوئے ہیں' وہ ولی اللہ کیسے ہو گئے؟ حالانکہ میرے مسلک میں امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ نہیں پڑھتے۔ یہ سن کر خواجہ باقی باللہ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ میں سوچ میں پڑ گیا' تو امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا۔ خواجہ صاحب محبوب کبریا ﷺ کی بعض احادیث پر عمل کرنے سے کام نہیں چلتا' کیونکہ ساری کی ساری حدیثیں محبوب کبریا ﷺ کی ہیں' تو سب پر عمل ضروری ہے اور یہ بھی راحت دوجہاں ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے۔

اذاقراء الامام فانصتو (ابن ماجہ صفحہ ۶۱ نسائی جلد ۱ صفحہ ۱۴۶' کنز العمال صفحہ ۱۲۹) اور جب امام پڑھے تو تم خاموش رہو۔

جب امام کے پیچھے نماز پڑھی جائے تو امام کی قرات مقتدی کی قرات ہے۔ لہذا ہم دونوں حدیثوں پر عمل کرتے ہیں۔ اگر تنہا نماز پڑھنے والا نماز میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھے' تو اس کی نماز نہ ہوگی' اس کا دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔ اگر امام کے پیچھے نماز پڑھے' تو دوسری حدیث پر عمل کرنا ہوگا' امام کی قرات مقتدی کے لئے کافی ہوگی اور اس صورت میں امام کی قرات حقیقی ہوگی' اور مقتدی کی قرات حکمی ہوگی' اور سورۃ فاتحہ کی قرات کو کسی نے بھی نہ چھوڑا۔ یہ ارشاد فرما کر امام صاحب تشریف لے گئے۔ اب خواجہ صاحب بیدار ہوئے تو امام صاحب کی وہی تقریر کانوں میں گونج رہی تھی' تو آپ نے یہ عہد کیا کہ تاحیات امام صاحب کا دامن کبھی نہ چھوڑوں گا (مبداء ومعاد صفحہ

(۳۴)۔

محترم سامعین کرام! ہم حنفی اہل سنت و جماعت دونوں حدیثوں پر عمل کرتے ہیں۔ جب اکیلے پڑھتے ہیں تو بغیر جماعت کے فرض، سنتیں، وتر، نوافل میں سورۃ فاتحہ لازمی پڑھتے ہیں اور ہر رکعت میں امام صاحب نے فرما دیا کہ سورۃ فاتحہ کا پڑھنا واجب ہے اور جب امام کے پیچھے کھڑے ہوتے ہیں، تو دوسری حدیث پر عمل کرتے ہیں اور امام کے پیچھے فاتحہ نہیں پڑھتے، الحمد للہ! ہم دونوں حدیثوں پر عمل کرتے ہیں، اور جو لوگ ہر حال میں سورۃ فاتحہ پڑھتے ہیں، وہ حدیث پر عمل نہیں کرتے، ایسے لوگوں کو اہل حدیث نہ کہیں، بلکہ غیر مقلد کہیں، اس لئے ہم سنی حنفی اہل حدیث ہیں، اور تمام حدیثوں پر عمل کرتے ہیں۔

☆ فقہ حنفی پر مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ کا عمل

حضرت سیدنا امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمتہ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں۔ جب کسی بزرگ کی خدمت میں کوئی شخص مرید ہو تو شیخ اسے نصیحت کرے کہ وہ اپنے عقائد نجات پانے والے گروہ اہل سنت کے مطابق صحیح کرے اور اس بات کی تاکید کرے کہ وہ فقہ کے ضروری احکام سیکھ کر اس پر عمل کرے (مبداء و معاد صفحہ ۱۰)۔

مذہب حنفی کی مثال دیتے ہوئے ایک جگہ مجدد صاحب رحمتہ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں۔ بغیر تکلف اور بغیر تعصب کے کہا جا سکتا ہے کہ کشف کی نظر سے حنفی مذہب کو نورانیت بہت بڑے دریا کی طرح دکھائی دیتی ہے اور باقی مذاہب حوضوں اور چھوٹی نہروں کی طرح نظر آتے ہیں اور ظاہر میں بھی یہ نظر آتا ہے سوادِ اعظم مسلمانوں کا امام ابو حنیفہ (رحمتہ اللہ علیہ) کا متبع ہے (مکتوب ۵۵، دفتر دوم، حصہ ہفتم صفحہ ۱۴)۔

علاوہ ازیں بے شمار اقوال ہیں، جن سے مسئلہ تقلید کا ثبوت ملتا ہے۔ معلوم ہوا تمام محدثین، مفسرین کرام اور اولیاء عظام مقلد تھے۔

☆ حضرت شداد بن حکیم محدث مقلد تھے۔

☆ حضرت امام نسائی محدث مقلد تھے۔

☆ حضرت سفیان ثوری محدث مقلد تھے۔

☆ حضرت امام ترمذی محدث مقلد تھے۔

☆ حضرت شفیق بلخی محدث مقلد تھے۔

☆ حضرت امام مالک محدث مقلد تھے۔

☆ حضرت عبداللہ ابن مبارک محدث مقلد تھے۔

☆ حضرت امام محمد محدث مقلد تھے۔

☆ حضرت یحییٰ بن سعید القطان محدث مقلد تھے۔

☆ حضرت امام بیہقی محدث مقلد تھے۔

☆ حضرت ابن داؤد محدث مقلد تھے۔

☆ صاحب تفسیر روح البیان حضرت اسمٰعیل حقی مقلد تھے۔

☆ حضرت مکی ابراہیم محدث مقلد تھے۔

☆ حضرت امام شعرانی محدث مقلد تھے۔

☆ امام رازی مقلد تھے۔

☆ حضرت حفص بن عبدالرحمٰن محدث مقلد تھے۔

☆ حضرت سفیان بن عینیہ محدث مقلد تھے۔

☆ صاحب تفسیر روح المعانی سید محمود آلوسی آفندی مقلد تھے۔

☆ حضرت امام بخاری محدث مقلد تھے۔

☆ حضرت امام ابوداؤد محدث مقلد تھے۔

☆ صاب تفسیر معالم التنزیل مقلد تھے۔

☆ صاحب تفسیر خازن مقلد تھے۔

☆ خطیب بغدادی مقلد تھے۔

☆ صاحب تفسیر حسینی مقلد تھے۔

☆ حضرت جلال الدین سیوطی مقلد تھے۔

☆ صاحب تفسیر جلالین مقلد تھے۔

☆ حضرت امام نسفی' مقلد تھے۔

☆ صاحب تفسیر صاوی مقلد تھے۔

☆ حضرت امام غزالی (علیہ الرحمتہ) مقلد تھے۔

غرضیکہ جملہ محدثین' مفسرین' علماء' صوفیاء اولیاء کرام' مشائخ عظام مقلد اور اکثر بزرگانِ دین ان میں حنفی المذہب تھے۔

☆ حضرت داتا علی ہجویری حنفی تھے۔

☆ حضرت مجدد الف ثانی حنفی تھے۔

☆ حضرت خواجہ معین الدین اجمیری حنفی تھے۔

☆ حضرت باقی باللہ حنفی تھے۔

☆ حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر حنفی تھے۔

☆ حضرت سلطان العارفین سلطان باہو حنفی تھے۔

☆ حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی حنفی تھے۔

☆ حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی حنفی تھے۔

☆ حضرت شاہ ہمدان کشمیری حنفی تھے۔

☆ حضرت پیر بہاء الحق زکریا ملتانی حنفی تھے۔

☆ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی حنفی تھے۔

☆ حضرت شیخ فرید الدین عطار حنفی تھے۔

☆ حضرت شیخ سعدی شیرازی حنفی تھے۔

☆ حضرت مولانا رومی حنفی تھے۔

☆ حضرت امام احمد رضا بریلوی حنفی تھے۔

☆ حضرت شیخ الحدیث محمد سردار احمد حنفی تھے۔

☆ غرضیکہ قادریہ' چشتیہ' نقشبندیہ' سہروردیہ سلسلہ کے اکثر بزرگان دین اولیاء کاملین و دیگر صالحین حنفی تھے (رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین)۔

الغرض امام مالک' امام شعبہ' امام ابو یوسف' القاضی' امام سفیان ثوری' امام سفیان بن عیینہ' امام عبداللہ بن مبارک' امام شافعی' امام احمد بن حنبل' امام وکیع' عیسیٰ بن موسیٰ' امام یحییٰ بن سعید القطان' امام یحیی بن معین' امام مکی بن ابراہیم' امام محمد بن حسن' امام علی بن عاصم' امام نضر بن شمیل اور حافظ محمد بن میمون رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ یہ سینکڑوں آئمہ کرام ہیں جو سب کے سب اسلام کے صدر اول' اتباع تابعین اور سلف صالحین میں سے ہیں۔ سب اساطینِ علم وفضل اور علمی دنیا کے آفتاب و ماہتاب ہیں۔ ان کی جلالتِ شان اور علمی شکوہ کا یہ عالم ہے کہ ان کا نام آتے ہی بڑے بڑے اولیاء' عرفاء' عباد' زہاد' مفسرین محدثین' فقہا اور متکلمین کے سر ادب و احترام سے جھک جاتے ہیں۔ یہ سب یک زبان ہو کر تمام ہمعصر اور بعد کے علماء اعلام و آئمہ کرام پر امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی علمی و عملی' عقلی و فکری' فقہی اور اجتہادی برتری کا ڈنکے کی چوٹ پر اعلان فرما رہے ہیں۔ کیا ان جبال علم کی روشن شہادتوں کے بعد بھی کسی مسلمان کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ''امام اعظم'' ہونے میں شک رہ سکتا ہے؟

سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ غیروں کی نظر میں

مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی اپنی شہرہ آفاق تصنیف تاریخ اہلحدیث میں لکھتے ہیں کہ حضرت امام ابوحنیفہ جن کو حافظ شمس الدین ذہبی جیسے ناقد الرجال امام اعظم کے معزز لقب سے یاد کرتے ہیں اور آپ کے حق میں لکھتے ہیں۔ احد الائمت الاسلام والسادۃ الاعلام واحد ارکان العلماء واحد الائمۃ الاربعۃ اصحاب المذاہب المتبوعہ۔ امام یحییٰ بن معین (رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ) سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا ہے کہ امام ابوحنیفہ ثقہ تھے۔ اہل الصدق تھے۔ کذب سے متہم نہ ہے۔ عبداللہ بن داؤد ہریبی نے کہا کہ لوگوں کو مناسب ہے کہ اپنی نماز میں ابوحنیفہ کے لئے دعا کریں کیونکہ انہوں نے ان پر فقہ اور سنن نبویہ کو محفوظ رکھا۔ (الہدایہ والنھایہ جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۷، تاریخ اہلحدیث صفحہ ۴۵)

☆ مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی ہی لکھتے ہیں کہ حافظ ذہبی اپنی دوسری کتاب ''تذکرۃ الحفاظ'' میں آپ (ابوحنیفہ) کے ترجمہ کے عنوان کو معزز لقب امام اعظم سے مزین کر کے آپ کا جامع اوصاف حسنہ ہونا ان الفاظ میں ارقام فرماتے ہیں۔ کان اماما ورعا عالما عاملا متعبدا کبیر الشان لا یقبل جوائز السلطان هل یتجر ومکتب۔ آپ (دین کے) پیشوا صاحب ورع نہایت پرہیزگار عالم باعمل (ریاضت کش) عبادت گزار تھے۔ بڑی شان والے تھے۔ بادشاہوں کے انعامات قبول نہیں کرتے تھے بلکہ تجارت کر کے اور اپنی روزی کما کر کھاتے تھے (تاریخ اہل حدیث صفحہ ۴۱)

☆ مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی نے خود بھی سیدنا امام ابوحنیفہ علیہ الرحمتہ کی امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ لکھا ہے (تاریخ اہلحدیث صفحہ ۳۷)۔

☆ مولوی ابراہیم میر لکھتے ہیں۔ حافظ شمس الدین ذہبی امام یحییٰ بن معین (علیہ

الرحمتہ) سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ آپ (امام ابوحنیفہ (ثقہ تھے۔ اہل الصدق تھے۔ کذب سے متہم نہ تھے۔ نیز عبداللہ بن داؤد حرمینی سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ لوگوں کو مناسب ہے کہ اپنی نماز میں امام ابوحنیفہ کے لئے دعا کیا کریں کیونکہ انہوں نے ان پر فقہ اور سنن (نبویہ) کو محفوظ رکھا۔ (تاریخ اہلحدیث صفحہ ۴۵)

محترم سامعین کرام! مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی صاحب نے سیدنا امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو ثقہ دین کے پیشوا' صاحب ورع نہایت پرہیز گار' عبادت گزار لکھا ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو ثقہ' صاہب وزع' نہایت پرہیز گار لکھا کر اس حقیقت کو تسلیم کرلیا ہے کہ اسلام کے بنیادی رکن نماز کا جو طریقہ سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے جو بیان کیا ہے۔ وہ درست ہے۔ جو یہ کہے کہ حنفیوں کی نماز نماز ہی نہیں وہ سورۃ فاتحہ پڑھتے لہذا ان کی نماز نہیں ہوتی وہ غلطی پر ہیں اور حنفیوں پر الزام لگاتے ہیں۔

اسی طرح نماز میں رفع یدین نہ کرنے اور آمین بالجہر نہ کرنے پر جو طعن کرتے ہیں۔ وہ غلطی پر ہیں کیونکہ امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ نے جو نماز کا طریقہ راحت جاں ﷺ سے بیان فرمایا ہے۔ اس میں نماز میں رفع یدین نہ کرنا اور آمین بالجہر نہ کہنا ہے۔

کیونکہ نماز جسے اسلام کے بنیادی رکن کہ محبوب کریم ﷺ کے طریقہ کے خلاف طریقہ سے روا کرنے کا طریقہ بتائے وہ ثقہ' متقی' پرہیز گار' صاحب ورع اور عبادت گزار کیسے ہو سکتا ہے۔ معلوم ہوا آج تک غیر مقلدین کا جو احناف کے خلاف پراپیگنڈہ ہے۔ وہ غلط ہے اور سراسر پیٹ پرستی ہے۔

☆ مولوی ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی نے مزید یہ لکھ کر حناف کی مذہب کو ثقہ قرار دے دیا ہے کہ لوگوں کو مناسب ہے کہ اپنی نماز میں ابوحنیفہ کے لئے دعا کریں

کیونکہ انہوں نے ان پر فقہ اور سنن نبویہ کو محفوظ رکھا ہے (تاریخ اہلحدیث صفحہ ۴۵)۔

وہابیوں کے نزدیک اگر احناف کی نماز نماز نہیں تو جس امام نے ان کو یہ طریقہ بتایا ہے۔ اس کے لئے نماز میں دعا مانگنے کا کہنا صریحاً عوام کو دھوکہ دینا ہے اور اس شخصیت کو سنن نبویہ کو محفوظ رکھنے کا اعزاز دینا چہ معنی دارد۔

معلوم ہوا کہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو طریقہ نماز کا بتایا ہے۔ راحت دو جہاں ﷺ کی سنت کے عین مطابق ہے۔ الحمدللہ رب العالمین اغیار نے بھی اپنی قلم سے سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عظمت و رفعت اور ان کی فقاہت و ثقاہت کو تسلیم کر کے ان کی تعلیم کو سنت نبویہ کے مطابق قرار دیا ہے۔

☆ وہابیوں کے شیخ الکل میاں نذیر حسین دہلوی کا بیان

☆ مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی تاریخ اہلحدیث کے صفحہ ۵۲ کے حاشیہ پر لکھتے ہیں۔ (میاں نذیر حسین صاحب دہلوی) معیار الحق میں حضرت امام صاحب کا ذکر ان الفاظ میں کرتے ہیں کہ امامنا وسیدنا ابوحنیفۃ النعمان نیز فرماتے ہیں کہ ان کا مجتہد ہونا اور متبع سنت اور متقی اور پرہیزگار ہونا کافی ہے۔ ان کے فضائل میں اور یہ آیہ کریمہ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم زینت بخش مراتب ان کے لئے ہے (حاشیہ تاریخ اہلحدیث صفحہ ۵۲)۔

محترم سامعین کرام! میاں نذیر حسین صاحب دہلوی غیر مقلدین کے نزدیک بالاتفاق شیخ الکل ہیں جو کہ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امامنا یعنی ہمارا امام تسلیم کر رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ان کو متبع سنت اور پرہیزگار بلکہ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم آیہ کو ان کے زینت بخش مراتب کے لئے قرار دیا ہے اب نماز ادا

کرنے کا جو طریقہ انہوں نے بیان فرمایا ہے۔ اس کو خلاف سنت کہنا یہ سراسر زیادتی ہے اور سنت کے مطابق قرار دینا فی الحقیقت صداقت ہے۔ غیر مقلدین حضرات اپنے اکابر کی تحریروں کو بار بار پڑھیں اور احناف کے خلاف رویہ میں محتاط رہیں۔

☆ غیر مقلدین وہابیوں کے مقتدر پیشوا علامہ نواب صدیق حسن خاں بھوپالی اپنی مشہور تصنیف ''الحطة فی ذکر الصحاح السنت'' کے صفحہ ۴۲ پر رقمطراز ہیں۔ منهم الامام جعفر الصادق ابوحنيفة النعمان بن ثابت الامام الاعظم ومالك والوزعى والثورى وابن جريج ومحمد بن ادريس الشافعى وغيرهم وهذه الطبقات الثلاثة هى الشهود لها بالخير على لسان نبينا صلى الله عليه وسلم وهم الصدر الاول والسلف لصالح والمحتج بهم فى كل باب (مقالاب داؤد غزنوی صفحہ ۵۶ مطبوعہ مکتبہ نذیریہ لاہور) ان (طبقہ ثالثہ کے آئمہ کبار) میں سے امام جعفر صادق امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت، امام مالک، امام اوزاعی، امام ثوری، ابن جریج اور امام محمد بن ادریس شافعی وغیرھم ہیں۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) اور ہمارے نبی اکرم ﷺ کی زبان مبارک کی گواہی کے مطابق یہی تین طبقے خیر و برکت کے ہیں۔ نیز یہی اسلام کے صدرِ اول اور سلفِ صالحین ہیں جو ہر باب میں سند اور حجت کا درجہ رکھتے ہیں۔

☆ ابراہیم میر سیالکوٹی کی گواہی

☆ مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی ہماری جماعت کے مشہور و مقتدر علماء میں سے تھے۔ انہوں نے اپنی کتاب ''تاریخ اہلحدیث'' میں امام ابوحنیفہ کی مدح و توصیف اور

ان کے خلاف رجاء (فرقہ مرجیہ سے ہونا) وغیرہ الزامات کے دفعیہ میں ۸/ (۲۳x۲۹) سائز کے ۸ صفحات وقف کئے۔ پھر کسی جگہ ان کا ذکر امام اعظم کے نام سے کرتے ہیں۔ کسی جگہ سیدنا امام ابوحنیفہ کہہ کر ادب واحترام سے ذکر کرتے ہیں اور اس ساری بحث کو آخر میں مولانا محمد ابراہیم اس فقرہ کے ساتھ ختم کرتے ہیں۔ خلاصۃ الکلام یہ کہ نعیم کی شخصیت ایسی نہیں ہے کہ اس کی روایت کی بناء پر حضرت امام ابوحنیفہ جیسے بزرگ امام کے حق میں بدگوئی کریں۔ جن کو حافظ ذہبی جیسے ناقد الرجال امام اعظم کے معزز لقب سے یاد کرتے ہیں (مقالات داؤد غزنوی صفحہ ۵۵)۔

اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو بطفیل زلف محبوب ﷺ صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین ثم آمین۔

وما علینا الا البلغ المبین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

یوں عشق محبوب ﷺ مرا دم ساز ہوا ہے
لگتا ہے کہ اب عمر کا آغاز ہوا ہے

چیف آرگنائزر بزم عشاق

حضرت علامہ حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی کی عالمانہ، عارفانہ، عاشقانہ چند تحریریں

☆	وسیلہ محبوب ﷺ	☆	ادب و تعظیم محبوب ﷺ
☆	گریہ محبوب ﷺ	☆	نور الہدیٰ ﷺ
☆	عشق خیر الوریٰ ﷺ	☆	عجب چیز ہے لذت آشنائی
☆	اطاعت محبوب ﷺ	☆	شمس الضحیٰ ﷺ
☆	شان غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ	☆	صاحب الجود والکرم ﷺ
☆	راحت دو جہاں ﷺ	☆	اسلام میں دل جوئی کا مقام
☆	لفظ ولی کا معنی و مفہوم	☆	اسلام میں دل شکنی جائز نہیں
☆	عقیدت کے پھول	☆	کیا وسیلہ سے مانگنا جائز ہے
☆	آئینہ جمال کبریا ﷺ	☆	وسیلتنا فی الدارین ﷺ
☆	بنا کے مصور نے توڑا قلم	☆	جب بھی مانگو وسیلے سے مانگو
☆	محبت اور علامات محبت	☆	کون کہتا ہے وسیلہ سے مانگنا جائز نہیں
☆	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عقائد	☆	و با لو الدین احسانا
☆	عشق است امام من	☆	آنچہ خوباں ہمہ دارند
☆	رحمت دو جہاں ﷺ	☆	اہل ایمان سلام کہتے ہیں؟
☆	پیکر حسن و جمال ﷺ	☆	اسمائے محبوب ﷺ

☆	عطائے محبوب ﷺ	☆	آمد محبوب ﷺ
☆	تبسم محبوب ﷺ	☆	رفعت محبوب ﷺ
☆	آداب محبوب ﷺ	☆	عشق صدیق رضی اللہ عنہ
☆	کلام محبوب ﷺ	☆	عشق بلال رضی اللہ عنہ
☆	اخلاق محبوب ﷺ	☆	عشق اویس رضی اللہ عنہ
☆	یاد محبوب ﷺ	☆	عشق جامی رحمۃ اللہ علیہ
☆	محبوب کائنات ﷺ	☆	عشق رومی رحمۃ اللہ علیہ
☆	گیسوئے محبوب ﷺ	☆	میرا محبوب ﷺ کتنا حسین ہے
☆	در محبوب ﷺ	☆	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مقام عشق
☆	کمالات محبوب ﷺ	☆	افتو منون ببعض الکتاب
☆	حیات محبوب ﷺ	☆	علم ابن الکتاب عشق ام الکتاب
☆	صورت محبوب ﷺ	☆	بکھری زلفیں پریشان چہرہ
☆	سیرت محبوب ﷺ	☆	فان امنوا بمثل ما امنتم به
☆	فرمان محبوب ﷺ	☆	مالک دو جہاں ﷺ
☆	معجزات محبوب ﷺ	☆	تعلیمات محبوب ﷺ
☆	بزم محبوب ﷺ	☆	فرمودات محبوب ﷺ
☆	محبت اور محبوب ﷺ	☆	معجزات انبیاء و کرامات اولیاء
☆	عکس حسن محبوب ﷺ	☆	در قرآن نعت محبوب ﷺ
☆	تعظیم و توقیر محبوب ﷺ	☆	شادی کی شرعی حیثیت
☆	اوصاف محبوب ﷺ	☆	پردہ کی شرعی حیثیت
☆	ذکر محبوب ﷺ	☆	ایصال وثواب کی شرعی حیثیت

	حدیث کی روشنی میں	☆	پیام محبت
☆	اخلاق سے کام لو گر دل جیتنے ہیں	☆	وہ مصور کیسا ہوگا؟
☆	نظام مصطفیٰ ﷺ ہی میں امن و	☆	اہل دل
	سکوں ہے	☆	صحیفہ عشق
☆	جنت کے مالک	☆	عقل و عشق
☆	جہنم کا ایندھن	☆	عشق اور اہل عشق
☆	قلب سلیم	☆	ذوق زماں
☆	آداب محبت	☆	خیال زماں
☆	اسلاف کا جذبہ ایثار	☆	باب عشق
☆	اسلاف کا شوق علم	☆	داستان عشق
☆	اسلاف کا اخلاق	☆	شمع اور پروانے
☆	اسلاف کا عشق	☆	فضائل و مسائل نماز
☆	حقیقت عظمت	☆	نماز کے طبی فوائد
☆	حقیقت عشق (۱ تا ۴)	☆	نماز کے روحانی فوائد
☆	حقیقت انساں	☆	فضائل قرآن مجید
☆	عشق کی باتیں	☆	سوز محبت
☆	دیوان عشق	☆	اعزاز محبت
☆	بخشش کے بہانے	☆	حقیقی محبت
☆	عاشقانہ تقریریں	☆	حلاوت ایمان
☆	عالمانہ تقریریں	☆	حقیقت ایمان
☆	درس محبت	☆	دعوت فکر

☆	فضائل رمضان وقرآن مجید	☆	انما المومنون اخوہ
☆	روزہ کے طبی فوائد	☆	خیر کم من تعلم القرآن و علمہ
☆	فضیلت علم اور صاحب علم	☆	محبت الٰہی کے ثمرات
☆	قرآن مجید ایک نعت مسلسل ہے	☆	نور بشر کی وضاحت
☆	ہر گل، ہر شجر میں محمد ﷺ کا نور	☆	میرے مرشد لجپال
☆	عظمت مصطفیٰ ﷺ	☆	خطبات زماں (1 تا 12)
☆	امتی تیری قسمت پہ لاکھوں سلام	☆	مقالات زماں (1 تا 10)
☆	حقوق مصطفیٰ ﷺ	☆	مقالات عشق رسول ﷺ
☆	ورفعنالك ذكرك	☆	مقالات سیرت محبوب ﷺ
☆	سلطان دو جہاں ﷺ	☆	مقالات صورت محبوب ﷺ
☆	نسبت محبوب ﷺ	☆	محبت کی لازوال داستاں
☆	جان ایماں ﷺ	☆	مساوات محبوب ﷺ
☆	روح ایماں ﷺ	☆	شاید کہ اتر جائے ترے دل میں میری بات
☆	مسلمانوں کے حقوق		تم سے کیا محبت ہو گئی
☆	افضل الخلق ﷺ		جیسے میرے محبوب ہیں ایسا نہیں کوئی
☆	احسن الخلق ﷺ	☆	کھچی ہے کہاں کٹتی ہے گردن
☆	اول الخلق ﷺ		عشق ہے تماشہ نہیں ہے
☆	پیکر نور ﷺ	☆	صبر حسین بھی ہے عشق
☆	تذکرہ حسن محبوب ﷺ		صدق خلیل بھی ہے عشق
☆	اسلام میں دوستی کا تصور	☆	دن تو تیرے ہی تصور میں گزر جاتا ہے
☆	علم کی فضیلت واہمیت قرآن و	☆	عارفانہ تقریریں

☆	بیانِ عشق و محبت	☆	جنت اور اہل جنت
☆	مدارج عشق و محبت	☆	احترام سادات
☆	کرامات اولیاء	☆	دنیا میں جنت
☆	محبت و محبوبیت		میری پسند
☆	ماں کی عظمت	☆	روحانی حکایات
☆	محبت کی نہیں جاتی ہو جاتی ہے	☆	،گلدستہ حکایات
☆	علماء کا شرعی مقام اور معاشرتی حیثیت	☆	لو میرج کی شرعی حیثیت
☆	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور عشق	☆	صوفیاء اور عشق
☆	علماء اور عشق	☆	شعراء اور عشق
☆	خواص اور عشق	☆	عوام اور عشق
☆	حلاوت ایمان	☆	سلطان دو جہاں ﷺ
☆	اعزازِ محبت	☆	مدارجِ اہل علم
☆	عشق حقیقی و مجازی	☆	راہِ رسمِ عشق و محبت
☆	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا معیارِ ادب و محبت	☆	حسین محبوب ﷺ کا حسین تذکرہ
☆	تاجدار عشق	☆	زلفوں کے اسیر
☆	تجھ سا حسیں کوئی نہیں	☆	جان کائنات ﷺ
☆	باعث تسکینِ دل و جان ﷺ	☆	عامل اور عملیات
☆	حُسن ایماں	☆	معجزات انبیاء علیہم السلام
☆	زندگی آمد برائے بندگی	☆	میرے محسن

فیضان پیر سیال لجپال

یہاں پر ہر قسم کی بیماری، ہر کام، مردوں عورتوں کے پوشیدہ امراض، آسیب جادو ٹونہ، اولاد کا نہ ہونا، شادی میں رکاوٹ، کاروباری بندش ہر کام قرآنی عملیات و تعویذات و اسلامی طبی اصولوں کے عین مطابق کیا جاتا ہے

جامعہ شیخ الاسلام آستانہ عالیہ چشتیہ زمانیہ
نیو پٹھان والا جنگ روڈ فیصل آباد

اوقات ملاقات
عصر تا عشاء فون پر وقت لے کر تشریف لائیں

03006661755

03176337720